عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۴۸

قرآنِ پاک کی بے حُرمتی — مسلمانوں کا ردِّ عمل

عید کارڈ یا جاہلانہ رواج

• عہد نبوی ﷺ کے پانچ گستاخ

بزم ختم نبوت

رسالے سے عہد

غلام مصطفےٰ اعوان بجھوا نسہرہ

ہفت روزہ ختم نبوت چند ہفتوں سے پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں بڑے تحقیقی اور معلوماتی مضامین تھے بالخصوص مارچ کے پہلے عشرہ کا رسالہ بہت پسند آیا۔ اب میں نے عہد کیا ہے کہ ہمیشہ اس رسالے کو پڑھتا رہوں گا اور اپنے دوستوں کو اس کی طرف ترغیب دلاتا رہوں گا اس عظیم رسالے کے اجراء پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ربوہ میں منشیات کا فروغ

دین محمد فریدی بھکر

روزنامہ مشرق مورخہ ۳ اپریل ۸۹ء میں خبر شائع ہوئی ہے کہ "شہری حقوق کمیٹی کے صدر سید مسعود احمد شاہ نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ چنیوٹ سب ڈویژن پولیس کی ملی بھگت اور نااہلی کے باعث ربوہ منشیات کے بین الاقوامی سمگلروں اور سماج دشمن کی آماجگاہ بن چکا ہے"

ربوہ کے متعلق آج سے نہیں حساس طبقے اس کی خشت اوّل سے ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ سماج دشمنوں

کیا مرزا احمق نہیں تھا؟

کراچی سے شائستہ نادر کا خط اور جواب

آپ کا ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت شمارہ نمبر ۳۲ نظر سے گذرا۔ آپ کا یہ رسالہ باطل کے خلاف جہاد کر رہا ہے۔ اس کی مبارک باد خاص بات جو اس رسالے میں ہے وہ یہ کہ آپ لوگ خاص قادیانیوں کے لئے لکھ رہے ہیں اور بہت سے ایسے خدشوں پر سے پردہ اٹھا رہے ہیں جس کے لئے ہم شکر گذار ہیں۔ آپ عالم دین کا فرض ہی یہی ہے کہ ہماری رہنمائی کریں اور ہمیں اچھے برے کی تمیز کرنا سکھائیں۔

اس شمارہ کی خاص بات جس نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا وہ نظم بعنوان "مرزا غلام احمق" اور ایک خط "احمق قادیانی" ہے۔

میں مانتی ہوں کہ آپ قادیانیوں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں اور ان کی ہر برائی سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن اسلام ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی کو برے نام سے پکاریں یا یاد کریں۔

سورہ حجرات میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو۔ ایسا کرنے والے گناہ کرتے ہیں۔ اگر وہ توبہ نہ کریں تو وہ بے انصاف ہیں۔؟

جواب:۔ ہم نے مرزا قادیانیت کے نام سے "احمد" کا نام حذف کیا ہے۔ کیونکہ ایک مرتد اور زندیق کے نام کے ساتھ احمد کا نام زیب نہیں دیتا۔ رہی یہ بات کہ کسی کو برے القاب سے نہ پکارو تو محترمہ جو برا ہے اسے برا کہنا کوئی زیادتی نہیں۔ خود مرزا قادیانی نے بھی تو اپنے کو کہا ہے،

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

جب وہ خود یہ کہتا ہے کہ میں انسان کا بچہ ہی نہیں۔ انسانوں کی عار اور نفرت کی جگہ ہوں۔ تو ہم نے اسے غلام احمق لکھ کر کونسا ظلم کر دیا۔

(محمد حنیف)

مرزائیت پر میزائیل

ختم نبوت سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ السلام سے محبت بڑھتی اور غداران ختم نبوت سے نفرت پیدا ہوتی ہے اسلامی عقائد کا علم ہوتا ہے صحابہ کرام کے فضائل و مناقب کا پتہ چلتا ہے یہ رسالہ مرزائیوں کے خلاف میزائیل کا کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اکابرین عالمی مجلس ختم نبوت کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(حافظ حبیب اللہ حافظ محمد زاہد وقار بہاولنگر)

بہت ہی عمدہ اور نفیس

مرزا سہیل بیگ، سیالکوٹ

جب سے آپ کا رسالہ پڑھنا شروع کیا ہے دل کو چین سا آ گیا ہے کیونکہ میں پہلے بہت سے سوالات کے جوابات اور مختلف مسائل سے بے خبر تھا۔ مگر جب سے رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ شروع کیا ہے بہت ہی عمدہ اور نفیس معلومات حاصل کی ہیں میں آپ کی خدمات کو سراہتا ہوں کہ آپ نے اس رسالے کا آغاز کر کے ہم پر احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے آمین۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۸ رمضان تا ۵ شوال المعظم، ۵ تا ۱۱ مئی ۱۹۸۹ء | شمارہ ۴۸

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

[redacted]

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے — ششماہی -/۸۰ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر — دین محمد فریدی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — طاہر رزاق، مولانا کرم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف ککروی • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف

باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

القرآن

ان الذین یأکلون .... الیٰ آخرہ

جو لوگ یتیموں کا مال بیجا طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔

الحدیث

حضورؐ نے ارشاد فرمایا!

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے یہ کہ آپؐ نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کے درمیان اشارہ فرمایا اور ہر دو کو کشادہ فرمایا۔

(بخاری)

عید مبارک

عید ــــ رمضان المبارک کے بعد امت مسلمہ کے لئے انعام و اکرام کا دن ملتِ اسلامیہ کا ایک اجتماعی مبارک ترین دن ــــ مسلمانوں کی شان و شوکت اور عزت و عظمت کا دن ــــ دوستوں اور تعلق داروں سے صلح و آشتی اور محبت و فرحت کا دن بچوں، بوڑھوں، عورتوں مردوں اور نوجوانوں کے لئے مسرت و شادمانی کا دن ــــ خالص ثقافتِ اسلام کا ایک عظیم الشان تہوار ــــ اور بے شک یہ مسرتیں اور عیدیں ہمیں اسلام نے دیں ــــ وہ دینِ اسلام کہ جس نے ہمیں دنیا بھر کے دیگر مذاہب و اقوام میں قابلِ رشک مقام و امتیاز بخشا

وہ اسلام کہ جس نے سب سے پہلے عدل و مساوات کا درس دیا۔ اجتماعیت کا وہ ابدی و آفاقی نظام کہ ایک ہی مسجد میں ایک ہی امام کے پیچھے صف در صف مسلمان، پھر اپنے رب کے حضور گردن جھکائے حاضر ہیں اور ہاتھ باندھے کھڑے ہیں ــــ عید کے مبارک دن کا یہ سبق اب ہمیں یاد رکھنا ہے ــــ فرقہ پرستی اور گروہ بندی سے نکل کر اب ہمیں اپنی سوچ کو ایک کرنا ہے۔ دنیا کے جھگڑوں کو چھوڑ دو اور محدود سوچ کے بتوں کو توڑ دو ــــ اٹھو۔ بیدار ضمیر اور بلند حوصلے کے ساتھ ــــ نام نسب رنگ و نسل اور جغرافیائی تہذیب و تمدن سے بالاتر ہو کر مغرب کے پھیلائے گئے گن گیوں کے جال سے خود کو بچا کر، لادینیت اور بے مقصدیت کو روندتے ہوئے۔ " لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کا پرچم بلند کیجئے۔ قرآن اور اسلام کے علمبردار بنئے اور اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کر ڈالیے کہ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔ انصاف اور امن کے ساتھ۔

(سعید الرحمٰن ثاقب۔ تہ متن)

تحفظ ختم نبوت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۸۹ء تحفظ ختم نبوت کا سال ہے۔

علماء کرام خطباء حضرات اور عامۃ المسلمین قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن پاک کی بے حرمتی ۔ مسلمانوں کا ردِ عمل ۔

گزشتہ دنوں ننکانہ صاحب کے نواح میں قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک کے نسخے نذرِ آتش کرنے کا شرمناک واقعہ رونما ہوا دیہاتیوں کی طرف سے مزاحمت کرنے پر دست بدست لڑائی اور پھر فائرنگ کے نتیجہ میں دو مسلمان زخمی ہو گئے خبر کے مطابق بعینہ قادیانی تاحال مفرور ہیں۔

ایک اسلامی مملکت میں مسلمانوں کی مقدس ترین کتاب کو ملک کی ایک قلیل اقلیت کی طرف سے نذرِ آتش کرنے کی اس سے قبل شاذ کوئی مثال موجود نہیں اور وہ بھی رمضان جیسے مبارک موقع پر کہ جبکہ پوری امتِ مسلمہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے، اور سننے سنانے میں شب و روز کثرت سے مصروف ہے۔ اسلام سے بغض و عناد، قادیانیوں کے نس نس میں بھرا ہوا ہے۔ مسلمانوں سے نفرت و حقارت کے اظہار کے طور پر یہ ایک جھلک درحقیقت قادیانیت کے مکروہ چہرہ کی اصل شکل ہے۔ کچھ عرصہ قبل بھی چوری چھپے اس قسم کے واقعات رونما ہوئے تھے۔ اب قادیانیوں کی طرف سے رات کے اندھیرے میں اس واقعہ کے ظاہر ہو جانے کے بعد اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ ان واقعات میں بھی قادیانی ہی ملوث ہیں۔ ملک میں پہلے ہی امن و امان کا مسئلہ تشویشناک ہے۔ رمضان کی مبارک ساعتوں میں یہ تھوڑا بہت اطمینان قادیانیوں پر ناگوار گزرا اور وہ ملک کے داخلی سکون کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش میں ایسے قبیح فعل کا ارتکاب کر بیٹھے۔

یہ کتنا افسوسناک امر ہے کہ قادیانی خود کو غیر مسلم بھی تسلیم نہیں کرتے۔ مگر اسلامی شعائر کے خلاف ایسا گھٹیا سلوک بھی جائز سمجھتے ہیں۔ قادیانیوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، اسلام مسلمانوں اور قرآن سے کتنی ہمدردی ہے۔ اس کی زندہ اور تازہ مثال یہ غیر معمولی واقعہ ہے۔ ملتِ اسلامیہ سے جھٹک دیئے جانے کے باوجود قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جو اپنے غلط عقائد و نظریات کے ماتھے پر اسلام کا لیبل چپکائے رکھنے پر اصرار کرتا ہے۔ عالمی صیہونی تحریک کا آلۂ کار، یورپ کا ہدایت یافتہ اور اسرائیل نواز یہ گروہ دراصل اپنے مغربی آقاؤں کے مخصوص مقاصد و مفادات کی خاطر امتِ مسلمہ کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے مسلمانوں سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتا۔ دشمنانِ اسلام کی ہر دور میں یہ خواہش اور کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کا دینی جذبہ مفقود اور انہیں مذہبی طور پر مجروح کر دیا جائے۔ چنانچہ برصغیر میں بھی گورے سامراج نے اپنی آمد کے ساتھ ہی مسلمانوں کی عظیم ترین کتاب پر حملہ کیا

مسلمانوں کے منبع رشد و ہدایت کے خاتمے کے لئے قرآن مجید کے سینکڑوں اور ہزاروں نسخے نذرِ آتش کئے۔ قرآن و حدیث کے علمی ذخائر کو سمندروں میں بہا دیا گیا قرآن کریم کے جید علماء اور حفاظ کا قتلِ عام کیا۔ پھر پادریوں کو کھلے عام چھوڑ دیا گیا۔ جنہوں نے تبلیغ مناظروں اور مباحثوں سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں کی۔ برطانوی سامراج ہزار جتن کے باوجود مسلمانوں کی محبت و عقیدت اور ان کے دل و دماغ سے قرآن مجید کو غیر محفوظ نہ کر سکے لیکن وہ اس بات سے بھی خوفزدہ تھے کہ اس کتاب کا ذہن و عمل و وجدان کے لئے اور ان کے مذہب کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے چنانچہ اب انہوں نے مسلمانوں میں سے ہی غداروں اور اپنے وفاداروں کو پیدا کیا پھر ان میں سے ایک مرزا قادیانی نے قادیان سے دعویٰ نبوت بلند کیا۔ اور اپنے الہامِ شیطانی کو سندِ ربانی کا درجہ دے کر بالآخر آئندہ کے لئے جہاد کو حرام اور برطانیہ کی اطاعت کو فرض قرار دے دیا۔ چنانچہ کل مرزا قادیانی نے لفظی و معنوی تحریف کر کے قرآن مجید کی اصل روح کو مسخ کرنے کی کوشش کی اور آج مرزا قادیانی کی ذریت اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے قرآن مجید کو مٹا دینے کے درپے ہے۔ کل بھی مسلمانوں نے مرزا قادیانی کے افتراء اور اختراع کو قبول نہ کیا تھا اور منہ توڑ جواب دیا تھا۔ آج بھی مسلمانوں نے قرآن کریم کی بے حرمتی کو برداشت نہیں کیا اور ہڑتالوں اور مظاہروں سے اپنی صدائے احتجاج کو حکومت کے ایوانوں سے ٹکرا دیا ہم ان مسلمانوں دیہاتیوں، طلبہ تنظیموں اور نوجوانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس واقعہ کو حقیقی طور پر محسوس کیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ نوجوان باشعور ہیں اور

بلاشک وشبہ ملت کا قابلِ فخر سرمایہ ہیں۔ ہم ان نوجوانوں کی عظمتوں کو سلام کرتے ہیں جو قرآن کی عظمت کی خاطر بے خوف وخطر نکل پڑے۔

یہ بات انتہائی تشویشناک ہے کہ پولیس اور انتظامیہ نے فوری طور پر قادیانی مجرمان کے خلاف تحقیق و تفتیش کا راستہ چھوڑ چھاڑ کر انہیں گرفتار کرنے کی بجائے فرار ہونے کا موقع فراہم کیا اور الٹا مسلمانوں کے گھروں پر چھاپے مار کر انہیں ہراساں کیا گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ موجودہ حکومت دشمنِ اسلام عناصر اور لادین طبقہ کی سرپرستی کیوں کرتی ہے۔؟ ــــــــــ گھناؤنے مجرموں کو تحفظ فراہم کیوں کرتی ہے ـــ؟

شیطان رشیدی کے خلاف اسلام آباد کے احتجاج میں بھی حکومت نے مسلمانوں پر گولیاں چلائیں۔ جیلوں میں بند قاتل قادیانی مجرموں کی سزائے موت کو معاف کر دیا اور اب قرآن پاک کی بے حرمتی میں بھی ملوث اصل قادیانی مجرمان کی گرفتاری کی بجائے تفتیش کا رخ موڑ کر مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ہم نہیں سمجھتے کہ مسلمان قرآن پاک کو نذر آتش کئے جانے پر گھروں میں دبکے رہتے۔ اس انتہائی گھٹیا اور سفاکانہ اشتعال انگیزی کے خلاف نوجوانوں کا ردعمل کے طور پر اظہار ایک منطقی اور یقینی امر تھا۔ پولیس اور متعلقہ انتظامیہ اصل مجرمان کی گرفتاری میں تو ناکام رہی، اس واقعہ کے خلاف احتجاج کرنے والوں کو گرفتار کر کے ان کے جائز جذبات کو مزید مجروح کیا گیا۔ چنانچہ ان نوجوانوں کی گرفتاریاں بالکل بلاجواز اور غیر حقیقت پسندانہ ہیں۔ جس پر ہم مقامی پولیس کی بزدلانہ کارروائی اور حکومت کی اس جور پالیسی کی نہایت سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعہ میں گرفتار شدہ مسلمانوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے ورنہ گرفتاریوں کے اس واقعہ پر بھی حکومت کے خلاف ایک اور بڑا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

بہر حال قادیانی اقلیت کی طرف سے اس شرمناک کھیل کا کھل کر مظاہرہ نہ صرف ایک انتہائی ناقابلِ برداشت واقعہ ہے بلکہ ایک ناقابلِ معافی گھناؤنا جرم بھی ہے اس لرزہ خیز واردات میں ملوث قادیانیوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے عبرتناک سزائیں دی جائیں اور آئندہ کے لئے قادیانیوں کے اسلامی شعائر کے استعمال پر مکمل طور پر پابندی عائد کی جائے۔

قادیانیوں کی اشتعال انگیزی

جڑانوالہ، ننکانہ، چنیوٹ، ربوہ اور دوسرے شہروں میں احتجاج

از : ذوالفقار راتھر

گذشتہ دنوں چک نمبر ۶۹۳ گ ب بچیانہ کے علاقہ ملاحاں والا میں قرآن کریم کا نسخہ جلانے کی بنا پر مسلمانوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی اور مرزائیوں نے فائرنگ کر کے ایک مسلمان کو شدید زخمی کر دیا واقعات کے مطابق ربوہ سے ایک مرزائی خاندان چند ماہ قبل آکر آباد ہوا تھا اسی خاندان کے سربراہ الفر... بوسیدہ کاغذات گلی میں جلائے جس میں قرآن کریم کا ایک نسخہ بھی تھا اس پر مرزائی خاندان کے افراد اور مسلمانوں میں جھگڑا ہو گیا تو مرزائیوں نے فائرنگ کر دی اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی انتظامیہ وہاں پہنچ گئی علاوہ ازیں ایس ایس پی فیصل آباد ظفر اقبال اور ڈپٹی کمشنر محمد یعقوب بھٹی نے بھی علاقہ کا دورہ کیا اور لوگوں سے معلومات حاصل کیں اس سانحہ کے بعد ننکانہ صاحب میں شدید ردعمل ہوا جس کے دوران مشتعل نوجوانوں نے نئے اور پرانے شہر کے علاقوں میں مرزائیوں کے گھروں میں داخل ہو کر ان کا سامان باہر نکال کر پھینک دیا اور سامان کو آگ لگا دی۔

شہر میں مشتعل نوجوانوں نے اور پرانے شہر کے مختلف علاقوں میں جلوس اور ریلیوں کی شکل میں چکر لگانے کے بعد مرزائیوں کے گھروں میں گھس کر سامان کو باہر پھینک کر اس کو آگ لگا دی اس کے بعد پولیس چوکی کے قریب قادیانیوں کی عبادت گاہ پر دھاوا بول دیا اور اسے بھی نقصان پہنچایا پولیس نے نوجوانوں کو منتشر کرنے کے لیے ختم نبوت کے نوجوانوں پر آنسو گیس استعمال کی لیکن نفری کم ہونے کے باعث پولیس مشتعل نوجوانوں کو کنٹرول نہ کر سکی ڈپٹی کمشنر اور ایس پی شیخوپورہ نے دوسرے ضلعی حکام کے ہمراہ ننکانہ صاحب کا دورہ کر کے صورت حال کا جائزہ لیا پولیس نے شہر سے سانگلہ کے قریب ختم نبوت کے نوجوانوں کو گرفتار کر لیا جب کہ مسلمانوں کے ہاتھوں ایک مرزائی وکیل زخمی ہو گیا علاوہ ازیں قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک کو جلانے کے واقعہ پر احتجاج کے لیے سب ڈویژن چنیوٹ کے مسلمانوں نے، ربوہ کی جامع مسجد محمدیہ میں مشترکہ طور پر نماز جمعہ ادا کی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا خدا بخش شجاع آبادی، محمد یوسف، قاری محمد شفیق، حافظ سعید کنوینر ختم نبوت علماء، ذوالفقار احمد راتھر اور دیگر علماء نے نماز کے بعد خطاب کیا مقررین نے قرآن پاک جلانے کی کارروائی پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک ایک الہامی اور سب

باقی صفحہ ۲۶ پر

افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

اکابر کا علمی انہماک

عبدالغفور متعلم دارالعلوم، بری بریڈ فورڈ، انگلینڈ

ارواح ثلٰثہ میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سفرِ حج میں تھے اس سفر میں آپ کا جہاز ایک بندرگاہ پر ٹھہر گیا۔ مولانا کو معلوم ہوا کہ یہاں جہاز چند روز قیام کرے گا چونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ یہاں قریب کی بستی میں ایک بہت معمر عالم اور محدث رہتے ہیں۔ اس لیے آپ جہاز سے اتر کر ان کی خدمت میں روانہ ہو گئے جب ان کی خدمت میں پہنچے اور گفتگو ہوئی تو مولانا کو ان کی شہرت علمی کی تصدیق ہو گئی اور آپ نے ان سے حدیث کی سند کی درخواست کی۔ ان عالم صاحب نے دریافت کیا کہ تم نے کس سے حدیث پڑھی؟ مولانا نے فرمایا! شاہ عبدالغنی صاحب سے وہ عالم شاہ عبدالغنی صاحب کو نہ جانتے تھے اس لیے دریافت کیا کہ شاہ عبدالغنی صاحب نے کس سے پڑھا؟ مولانا نے فرمایا شاہ اسحاق صاحب سے وہ شاہ اسحاق صاحب سے بھی واقف نہ تھے اس لیے پوچھا کہ شاہ اسحاق صاحب نے کس سے پڑھی ہے؟ مولانا نے فرمایا شاہ عبدالعزیز صاحب سے۔ وہ شاہ عبدالعزیز صاحب سے واقف تھے۔ جب ان کا نام سنا تو فرمایا۔ اب تم کو سند دوں گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ شاہ ولی اللہ طوبیٰ کا درخت ہے پس جس طرح جہاں جہاں طوبیٰ کی شاخیں ہیں وہاں جنت ہے اور جہاں اس کی شاخیں نہیں وہاں جنت نہیں۔ اسی کے بعد انہوں نے مولانا کو حدیث کی سند دی۔

خان صاحب نے فرمایا کہ یہ قصہ خود میں نے مولانا نانوتوی سے بھی سنا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ باوجود کامل ہونے کے دوسرے اہلِ کمال سے استفادہ فرمانا کمال تواضع و حرص دین کی دلیل ہے۔ (آپ بیتی ۶/۵۳)

حضرت شیخ کے خلیفہ مجاز حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں اس بارے میں (یعنی علماء کیلئے ذکر) پہلے دو متبرک مکتوب نقل کرتا ہوں جو علماء حضرات کے لیے بہت کافی موضوع کے متعلق فقرے نقل کرتا ہوں۔ مفصل اکابر کے سلوک میں درج ہے)

مکتوب گرامی، مخدوم العلماء، حضرت اقدس علامہ محمد یوسف بنوری قدس سرہ بنام حضرت قطب الاقطاب شیخ الحدیث دامت برکاتہم:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدوم گرامی برکۃ پناہ العصور حضرت شیخ الحدیث رفع اللہ درجاتہ و افاض علینا من برکاتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سے کراچی سے پہنچا ہوں عریضہ لکھنے کا ارادہ کرتا رہتا ہوں لیکن توفیق نہیں ہوتی۔ ایک طرف مشاغل کا ہجوم، دوسری طرف کسل کا ہجوم، آپ کو حق تعالیٰ نے حُسنِ نظم کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہر کام وقت پر ہو جاتا ہے میں اس نعمت سے محروم ہوں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے آمین۔ عزیزم محمد سلمہ نے آپ کا مکتوب مبارک دیا بلکہ سنایا۔ دوبارہ خود بھی پڑھا۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی عیادت و زیارت کے لیے دارالعلوم گیا تھا۔ وہاں بھی میں نے ذکر کیا فرمایا کہ زبانی بھی (حضرت شیخ سے) اس کا ذکر آیا تھا۔ اساتذہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کا شوریٰ کا اجلاس تھا۔ اس میں مکتوب گرامی سنایا گیا۔ اور عمل کرنے کے لیے تدبیر و مشورہ پر غور بھی ہوا۔ بات تو بالکل واضح ہے۔ ذکر اللہ کی برکات و انوار سے جو نتائج مرتب ہوں گے۔ وہ بھی واضح ہیں اور میں اس کی تلافی کے لیے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ ہر مدرسہ کے ساتھ خانقاہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے اکابر جس اخلاص اور تعلق مع اللہ کے مجسمے تھے وہ محتاج بیان نہیں ان کی تدریس و تعلیم سے غیر شعوری طور پر ہی تربیت ہوتی تھی اور ان کے وشاگردین لگے عام حضرات کیلئے تفصیل بھی عرض کیجاتی لیکن اختصار کے پیش نظر سارا مکتوب نقل نہیں کرتا۔ قوت نسبت سے اتنا اثر ہوتا تھا کہ درس سے فراغت کے بعد ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی ذاکر اعتکاف سے باہر آرہا ہو۔ بلاشبہ کاملین کا دور ختم ہوا تو اس کی تکمیل کے لیے اس قسم کی تدبیر کی ضرورت ہے (حضرت شیخ دام مجدہم نے مدرسہ میں ذکر و شغل کے سلسلہ کو جاری کرنے

کا تحریر فرمایا تھا) حق تعالیٰ جلد سے جلد عملی طور پر اس کی تشکیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (چنانچہ خود حضرت بنوری شیخ طریقت تھے، ہی مدرسہ کے دیگر کئی استاذ حضرت شیخ کے مجاز ہوگئے۔ اور وہاں الحمدللہ مجلس ذکر قائم ہے) آگے فرماتے ہیں یہ چیز واضح ہے کہ عام طور پر طلباء تعلیم کے زمانہ میں اپنی تربیت و اصلاح کی طرف قطعاً متوجہ نہیں ہوتے اور یہ پہلو بے حد خطرناک ہے۔ جب مدرسین بھی اس قوی نسبت سکینہ کے حامل نہ ہوں اور طلباء بھی اپنی اصلاح سے غافل ہوں۔ اذکار و ادعیہ کا التزام بھی نہ ہو۔ حفت النار بالشہوات کا منظر قدم قدم پر ہو تو ذکر اللہ کی کثرت کے بغیر چارہ کار نہیں۔ میں آپ کی خاص دعوات و توجہات کا محتاج ہوں۔ اقتباس جواب از حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم

المحترم المکرم!

زاد مجدہم بعد سلام مسنون آپ نے اکابر کے متعلق جو لکھا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ بہت سے اکابر کی صورتیں خوب یاد ہیں بلامبالغہ صورت سے نور ٹپکتا تھا اور چند روز پاس رہنے سے خود بخود طبائع میں دین کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی تھی۔

آگے فرماتے ہیں میری نگاہ میں ایسے اشخاص گزرے ہیں یعنی طلباء جو دورۂ حدیث سے فارغ پر صاحب نسبت ہوجاتے تھے۔ حضرت میاں جی نور اللہ مرقدہ کے یہاں تلاوت قرآن کے درمیان میں ہی بہت سے مراحل طے ہوجایا کرتے تھے۔ مگر یہ چیزیں تو قوت تاثیر اور کمال تاثیر کی محتاج ہے جو ہر جگہ حاصل نہیں ہوتا کہیں یہ چیز حاصل ہوجائے تو یقیناً ذکر شغل کی ضرورت نہیں۔ قرآن پاک اور احادیث میرے خیال میں مقویات، اور جواہرات ہیں لیکن جس کو پہلے معدہ کے صاف کرنے کی ضرورت ہو اس کو پہلے اسہال کے لیے دوائی دیں گے۔ ورنہ یہ قوی غذائیں ضعف معدہ کے ساتھ بجائے مفید ہونے کے مضر ہوجاتی ہیں۔ چونکہ طلباء میں اب (جیسا کہ آپ نے بھی لکھا ہے) بجائے تلاوت کے لغویات کی مشغولی رہ گئی ہے بلکہ بعضوں میں اسٹرائک کی نوبت آجاتی ہے اس لیے اس کی ضرورت ہے کہ قرآن و حدیث کی اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لیے کوئی لائحہ عمل آپ حضرات تجویز فرمائیں۔ پہلے ہر شخص کو (طلباء کو بھی) اپنی اصلاح کی فکر تھی وہ اپنے امراض کے لیے اطباء کو ڈھونڈتے تھے اب وہ امراض قلبیہ سے اتنے بے گانہ ہوجاتے ہیں کہ مرض کو مرض بھی نہیں سمجھتے۔ کیا کہوں اپنے مافی الضمیر کو اچھی طرح ادا کرنے پر بھی قادر نہیں اور ان مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تحریر میں کچھ لانا بھی بے ادبی سمجھتا ہوں ورنہ اہل مدارس کو سب کو ان کے تجربات خود حاصل ہیں کہ جماعت اور تکبیر اولیٰ کی بجائے سگریٹ اور چائے نوشی میں جماعت بھی جاتی رہتی ہے۔

"فالی اللہ المشتکی"

آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ قرآن و حدیث کے پڑھنے پڑھانے کا اسٹرائکوں سے مقابلہ کیا جارہا ہے۔ (بقیہ مکتوب میں دوسرا مضمون ہے)

حضرت شیخ الحدیث مدینہ منورہ ۲۰/۱/۹۶ھ

(صحبت القلوب صد ۱۳۶)

(آپ بیتی ۷/ ۱۵۶، ۱۶۰)

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
مطب صدیقی
حکیم ظہور احمد صدیقی
○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ ○ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پر کرکے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۳: عام امراض کا فارم۔ ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہوجاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

فطرت کی پکار، انبیاء کی تعلیم، اسلام کی اساس

ثنائے ربِ جلیل

رانا خالد علی
جھنگ

اے لاشریک مولا! تیرے وصف کیا رقم کروں میری فکر اسفل ہے تیرا مقام اعلیٰ ہے تیری ہستی قادر و مقتدر ہے تیرا نام اونچا ہے۔ میں ایک بے نوا، تیری حمد کے اہل کہاں ہوں نام لب پر تیرا ذکر ورد ہے میں تیرے لئے سرگرداں جب کہ تیرا جمال کائنات کی تصویر ہے میں آشفتہ بے سروساماں، تو ذی جاہ ذی حشم ذیشان ہے اے قادر مطلق! تیرے اوصاف کس طرح لکھوں میں محدود تو لامحدود اے واحد و یکتا! مجھ سے تیری حمد کس طرح بیاں ہو۔ نہ تاب نگارش ہے نہ طاقت گویائی ہے اے موجد حیات! اے خالق ممات تیری صنعت گری کا ادراک محال ہے ذرے ذرے اجمال کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں۔ نہ تیرا کوئی ثانی، نہ تیرا کوئی مشترک تو یکتا ہے تیری عظمت میں کوئی شریک نہیں تیرے ہمسر کا تو امکان ہی نہیں ہے اے خالق و انفس! تو وہم و گماں سے بلند محدود لفظ و بیاں سے برتر، فہم و ادراک سے بالا جہت و قید سے بالاتر، تمثیل و تشبیہ سے منزہ ہر کمزوری سے پاک، تغیر و فنا سے بری، زندہ و جاوید ہے نہ تیری کوئی مثال نہ تیرا کوئی مثیل نہ تیری ابتدا نہ تیری انتہا تو قیاس سے پرے ہے لیکن رگ جاں سے قریب ہے نظر کے سامنے ہے اور نظر نہیں آتا تیری عظمت کو فکر و خیال نہیں پہنچ سکتے اے مالک کون و مکاں! حمد کے ہزارہا عنوان ہیں تو قدیم الوجود و قدیم الشان، جلیل الصفات کثیر الکمال ہے ہر شے پر تیری ذات قادر ہے نطق و قلم تیری حمد سے قاصر ہیں سب عظمتیں، تمام نعمتیں ساری قدریں تیرے لئے ہیں۔

اے بے عدیل آقا! تیری ثنائے جمیل کے لئے ریاض سخن کے یہ چند پھول چن لایا ہوں انہیں قبول فرما۔

یا خالق الوجود! یہ کائنات تیرا پرتو صفات ہے ہر سمت تیرے کمالات پھیلے ہوئے ہیں تا حد نظر تیرے نشانات ثبت ہیں رخ کائنات کے نقش تو نے ہی تراشے ہیں تیری قدرت کے مظاہر زمیں پر جلوہ آرا ہیں اے خالق وجود و عدم! تو نے ابتدائے کائنات ایک حرف کن سے کر دیا صبح کے رخسار پر سورج سجا دیا شب کی زلف میں انجم پرو دیئے خوشۂ گندم کی جیب کو بھر دیا بادل کی گگری میں پیارے دیپک جلا دیئے ننھے پرندوں کو آشیاں سازی کا ہنر سکھا دیا ہوا کو دل افروزی بخشی بہاروں کو شمیم جانفزا عطا کی گل خنداں کو جمال دلربا بخشا۔ زمیں کو بچھا دیا آسمان کو بلند کر دیا مہر و خورشید و انجم کو ضیاء عطا کی موج بحر کو مد و جزر سکھا دیا صحرا کو گلپوش کر دیا خشک شاخوں پر گل کھلا دیئے سینۂ کہسار سے چشمے رواں کر دیا نسیم سحر کو اٹکھیلیاں اور سنبل کو زلف پریشاں دے دی اے خدائے برتر! تو نے کشتی نوح کو طوفان سے بچا دیا، نمرود کو غرق کر دیا یتیم مکہ کو انبیاء کا مقتدا بنا دیا تیری قدرت نے شاہوں کو گدا کر دیا اور فقیروں کو شہنشاہ زمانہ کر دیا اے صناع زماں! دھنک دھوپ، سایہ، شفق، چاندنی بارشیں، رنگ و بو یہ سب تیرے مظاہر کی انجمن آرائی ہے اے نقش گر ہستی! قوس و قزح، کہکشاں، شاخ و شجر رس بھرے میٹھے ثمر گردش شام و سحر، گہرے گھنے جنگل تیرے مذاق حسین کی دلیل ہے اے رب ذوالجلال یہ سارا جہاں تیرے ہی جلووں سے معمور ہے۔

اے رب کریم! ہر دل میں تیری شان جلالت کا اعتراف ہے ہر لب پر تیری مدح و ثنا ہے کوئی اقرار کرے یا انکار کرے ہر صورت تو اپنی شوکت و عظمت ہر ایک سے منوا لیتا ہے تیری شان عظمت کو دیکھ کر عارفوں کو حیرت فکر رسا پہ سکتہ ہے۔ صوفیوں کا ذکر نیم شبی، اہل عرفان کی رضا طلبی، خستہ جانوں کے دل کی فریاد عابدوں کی جبیں پر داغ سجود تیری بندگی کے نشانات ہیں معراج معبد و مسجد چراغ دیر و حرم تیری لو سے روشن ہے دہر کی ہر شے تیری تسبیح میں مصروف ہے کلیاں تیرے ذکر میں گم ہیں پھول شگفتہ، باد صبا محو طواف ہے۔ عنادل تیری توصیف کے نغمے گاتے ہیں۔ غنچے تیری ثنا میں چٹکتے ہیں شاخیں تیرے سجدے میں جھکتی ہیں نرگس کی خاموش نگاہیں تیرے حسن کی جلوہ گاہ ہے ریاض دہر میں ہر سو تیرے جلوے ہیں غنچوں کے لب پر تیری مسکراہٹ ستاروں کے رخ پر تیری جھلملاہٹ، کوہ بیاباں میں تیری تقدیس ماہ درخشاں میں تیرا حسن، برق خنداں میں تیری شوخیاں، ابر باراں میں تیری گونج، جوئبار میں تیرا ترنم، آبشار میں تیرا تکلم سر عرش تیرا نغمہ سر طور تیرا جلوہ اے خالق ارض و سما! فرش زمیں سے عرش بریں تک، طاق حرم سے قلب حزیں تک بندوں کی نگری سے سینوں کے ذرے تک پر کیف راتوں سے روشن سویرے تک ہر طرف تیری خدائی ہے اے اہل دانش! دیکھو! سوچو اے اہل نظر! کارخانہ قدرت پر غور کرو تاکہ عبادت کا لطف اور سجدوں کی لذت حاصل ہو۔

اے کام و دہان کی سینکڑوں لذتوں کے داتا! اے دل کی ہزار کیفیتوں کے پروردگار! تیری اکیلی ذات ہی مستحق عبادت ہے اقتدار اعلیٰ تیرے ہاتھ میں ہے طاقت کا حقیقی سرچشمہ تو ہی ہے علم کا مالک ہے حکمت تیری صفت ہے جبروت تیرا حق ہے کبریائی تجھے زیب دیتی ہے تیری بادشاہی ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ہر چیز تیری عطا کردہ ہے سب تیرے محتاج ہیں تو بے نیاز ہے سب تیرے بندے ہیں تو بندہ پرور

نواز ہے ادنیٰ و اعلیٰ، امیر و گدا تیرے در کے سائل ہیں۔ تو اتنا مہربان و دانا ہے کہ جب کوئی سائل تیرے دروازے پر آتا ہے تو تیری رحمت خود بڑھ کر اسکی پذیرائی کرتی ہے۔ اے قاسم ارزاق! اے معطی برکات! کافر و مومن پر تیری عنایات یکساں ہیں۔ مسلمان کا چمن ہو یا کسی کافر کی کھیتی ہو سب کے لئے تیرا فیض عام ہے۔ اے مرکز ذوق بندگی! جو تجھ سے سرکش ہوا۔ پھر اس کا مقدر دنیا میں بھی رسوائی اور عقبیٰ میں بھی رسوائی ہے جو معیت بھی ملی تیرے نام ہی سے ملی جو تیرے در پر جھکا وہی سرفراز ہوا تیری اطاعت کے سوا سربلندی ناممکن ہے تو خالق ہے اور باقی سب مخلوق تو مالک ہے اور باقی سب مملوک، تو معبود ہے اور باقی سب محتاج تو رزاق ہے باقی سب مرزوق، تو مسجود ہے اور باقی سب عبد تو معبود ہے اور باقی سب عابد۔ تمام کائنات کا فریادرس، مشکل کشا، داتا، حاجت روا، دستگیر، دافع البلاء و منعم حقیقی اللہ ہی ہے۔

توحید و سنت کے شیدائیو! مشرکانہ توہم پرستی، عجمی تصورات، اسرائیلی افسانے، کلیسائی تعلیمات اور برہمنیت سے احتراز کرکے اللہ ہی کی فرمانبرداری کرو۔ اسی سے امیدیں وابستہ کرو، اسی سے خوف کھاؤ، حاجتوں میں غائبانہ اللہ ہی کو پکارو، ہر مشکل میں اللہ ہی کو قادر مطلق اور مسبب الاسباب سمجھ کر اس کے فیض و کرم سے اپنی مجبوریوں کا حل تلاش کرو ضرورت ہے کہ ہم اللہ پر اپنے یقین کو دوبارہ مضبوط کریں آئیے! اللہ کے حضور طلب کا دامن پھیلائیں! آئیے کائنات کے پروردگار کے حضور جبین نیاز جھکا دیں۔

اے مشرق و مغرب کے خدا! ہر طرح کی حمد و ثنا کے لائق تیری ہی شان ربوبیت ہے۔

خالصتاً اسلامی تہوار کیلئے شرم و حجاب سے بے نیاز عید کارڈ، گمراہ قوموں کی اندھی تقلید کی علامت۔

عید کارڈ غیرتِ ایمانی کیلئے چیلنج

محمد شاہد شوکت اسراری، چونڈہ

عید الفطر بھی دیگر عبادات و امتیازات دینیہ کی طرح ایک عظیم اسلامی شعار، ایک درد و اخلاقی نصاب، ایک مسنون تفریح اور قومی مسرت اور خوشی کا مبارک دن ہے جسے دنیاداروں کے معمولات کے برعکس خداوند ذوالجلال نے صرف ایک تہوار کی بجائے عبادت کی اہمیت برقرار رکھتے ہوئے اس میں مناسب تفریح کی آمیزش فرما کر اسلام کی قوت و عظمت کو ہمیشگی عطا کر دی ہے۔

جس طرح دیگر اسلامی معمولات و مصروفیات میں کسی غیر اسلامی بلکہ غیر انسانی اور خلاف فطرت اعمال کی ملاوٹ کا تصور کرنا خود اپنی کم علمی اور پست ذہنیت کا ثبوت فراہم کرنے کے مترادف ہے۔ بالکل عید الفطر کے اس خالصتہً اسلامی ثقافت کے حامل تہوار کے بارے بھی ایسا سمجھنا خلاف فطرت و خلاف عقل بات ہے۔

یہ ایک ایسا اسلامی تہوار ہے جس کی تمام تر تاریخی ثقافتی، علمی، عملی نسبت صرف اور صرف اسلام ہی سے وابستہ ہے۔ لیکن غیروں سے ہماری ذہنی مرعوبیت کا یہ حال ہے کہ اس خالصتہً اسلامی تہوار کے موقعہ پر بھی مختلف زاویوں سے جب تک ہم بے دین اور گمراہ قوموں کی لازمی تقلید کا ثبوت فراہم نہ کرلیں۔ ہماری بیمار ذہنیت کو سکون ملنا محال ہے

عید الفطر کا تہوار منانے کا ایک پہلو ہم نے اپنے طور پر یہ سمجھ لیا ہے کہ اس موقعہ پر ہم اپنے عزیزوں، دوستوں کو تحفے کے طور پر عید کارڈ بھیج کر اپنی چاہت کا اظہار کریں (اگرچہ علماء کرام اس طرز عمل کو فضول خرچی سے تعبیر کرتے ہیں) مگر اس فضول خرچی میں بھی ہم ذہنی طور پر اس قدر مرعوب ہو چکے ہیں یہاں بھی ہم نے ہندوؤں اور دوسرے غیر مسلموں کو ذہنی طور پر اپنے معمولات میں شامل کرکے "روایتی جدت پرست" ہونے کا تحفظ حاصل کر لیا ہے۔ عید کا یہ تحفہ کیا ہے اس کا اس خالصتہً اسلامی تہوار سے کیا تعلق اور نسبت ہے؟! آپ بازار میں کسی دکان پر چلے جائیں۔ آپ کو ان تحفوں کی اسلام سے نسبت کا جائزہ معلوم ہو جائے گا۔

بے شرمی اور بے غیرتی کی انتہا ہے۔ اسلام جس نے دنیا میں عورت کو ایک باعزت اور پاکیزہ مقام دیا ہے اسی دین اسلام سے وابستہ ایک مذہبی تہوار کے موقعہ پر ایسے ایسے عید کارڈ بازار میں بک رہے ہیں کہ جو بے غیرتی اور بے حجابی کو بھی شرما دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بڑے بڑے شہروں میں کچھ مخصوص علاقے ایسے ہوتے ہیں جہاں دیوث مرد اور بے حجاب عورتیں رہتی ہیں۔ مگر عید الفطر کے قریب آتے ہی "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کی ہر گلی اور ہر بازار "بازارِ حسن" کا منظر پیش کرنے لگتا ہے۔ اور ہر دکان ایک "گشتی کا کوٹھا" دکھائی دیتا ہے۔

یقین نہیں آتا ____ آزمائش شرط ہے۔ ؎

یوں تو کہنے کو سبھی اسلام کے فرزند ہیں
ہیں فقط اس سے مخاطب جو غیرت مند ہیں

ہمارے چھوٹے بہن بھائی یا بچے اگر کوئی غلیظ گالی منہ سے نکال دیں تو ہم میں سے اکثر انہیں سرزنش کرتے بلکہ سزا دیتے ہیں۔ اور ان بچوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ گھٹیا ایسے گندے الفاظ زبان پر لانے سے زبان گندی ہو جایا کرتی ہے۔ مگر ہمارے یہی معصوم

جب بازاروں میں اپنی "غلیظ گالیوں کی عملی تشریح" پر مشتمل عید کارڈ لئے پھرتے ہیں۔ اس وقت ان کا ذہن کیا جانے گا۔ اور یہ چیز ان کے ننھے ننھے ذہنوں پر اپنے زہریلے اثرات مرتب نہیں کرے گی۔ تب ہماری غیرت ایمانی اور پاکیزہ نفسی کہاں دفن ہو چکی ہوتی ہے کبھی سوچا ہم نے کیا فحش تصاویر پر مشتمل عید کارڈ بھیجنے ہی عید کا تقاضا پورا ہوتا ہے۔ اور جب تک ہم آج کے "مہذب" دور میں بھی جنگل کے دور کے انسان (جو کہ تن ڈھانپنے سے بے بہرہ ہوتے تھے) کی سی تصاویر پر مشتمل عید کارڈ ایک دوسرے کو نہ بھیج لیں۔ ہماری چاہت کا اظہار نہیں ہو سکتا۔

مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم دامت نے ہماری اس مردہ ذہنیت اور زنجیروں سے مرعوبیت کی خوب عکاسی کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"مغربی تغلب و استیلاء نے ذہنوں کو اس قدر مفلوج کر دیا ہے کہ اپنی ہر ادا سے نفرت محسوس ہوتی ہے اور سامرانِ فرنگ کی ہر ادا اور ہر چیز محبوب، یہ محکومی و غلامی کا لازمی نتیجہ ہے ـــــ غالب اقوام کی سیف و تیغ سے جہاں سر قلم ہوتے ہیں وہاں ذہن و فکر بھی مجروح ہوتے ہیں۔ اور بہت کم نفوس ایسے ہوتے ہیں جو ذہنی افکار و خیالات کو محفوظ رکھ سکیں"

بچے کا ذہن ایک کورے کاغذ کی مانند ہوتا ہے آج جو کچھ آپ اس پر نقش کریں گے کل کو اس کی عملی تفسیر آپ کو بچے کی عملی زندگی میں مل جائے گی۔ اور یہ ایک عالمگیر حقیقت ہے کہ اگر آپ جَو کی فصل بوئیں گے تو جَو ہی کاٹیں گے۔ آپ اس کھیت سے گندم حاصل کرنے کی امید نہیں کر سکتے۔ "پیڑ بوئے ببول کے تو آم کہاں سے کھائیں"

AS YOU SOW SO SHALL YOU REAP

بچے کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ اور یہ تربیت گاہ اتنی موثر ہے کہ یہاں سے حاصل ہونے والی تعلیم ہر بچے کی تمام تر آئندہ زندگی کی بنیاد ہوتی ہے۔

وہ بھی زمانہ تھا کہ جب مائیں اپنے بچوں کو ایسی لوریاں سنایا کرتی تھیں جن میں اکابرین و اسلاف کی بہادری جرأت و شجاعت کے قصے شامل ہوتے تھے ان بظاہر ان پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ ماؤں نے محمد بن قاسمؒ کو جنم دیا۔ صلاح الدین ایوبیؒ ایک ایسی ہی ماں کا تربیت یافتہ سپوت تھا۔ طارق بن زیادؒ ایک ایسی ہی ماں کا بیٹا تھا۔

مگر آج اکثر ایم۔اے، بی۔ایچ، ڈی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ماؤں کے بچے ڈاکو بن رہے ہیں۔ لٹیرے، راہزن، نشہ باز اور نشہ فروش بن رہے ہیں۔ آج کی ماں اپنے بچے کو ششی کپور، امیتابھ بچن اور دلیپ کمار کی فلموں کی سٹوریاں سناتی ہیں۔ اگر بچہ چلنے سے پہلے ڈانس کرنے لگے تو یہ ترقی پسند ہونے کی ایک واضح علامت سمجھی جاتی ہے مگر ان ماؤں نے اپنے بچوں کو ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، مغیرہ ابن شعبہؓ اور خالد بن ولیدؓ کے نام سے کبھی کبھی متعارف نہیں کروایا ہوگا۔

اگر کل کو ہماری یہی نسل ان ہندوستانی اور برطانوی و امریکی شیطانوں کی تقلید میں چلتے ہوئے اپنے دینِ اسلام کو خیرباد کہہ دے اور خم ٹھونک کر ہمارے سامنے آ جائے تو ہمیں نئی نسل سے گلہ نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنی مردہ ذہنیت کا ماتم کرنا ہوگا۔ کہ ہم ہی کالی دیوی کے پجاریوں کی پرستش میں اس قدر سامنے ہو چکے ہیں کہ ہم نے عملی طور پر خود ہی نئی نسل کے ذہنوں سے دینِ اسلام کو فراموش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

آج ہماری نئی نسل کے بچوں کو ہندو ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے نام خوب ازبر ہوں گے مگر انہیں خلفائے راشدین از ابوبکرؓ تا امیر معاویہؓ کسی کے نام تک کا بھی پتہ نہیں ہوگا ہمارے بچوں کو انڈین فلموں کی کہانیاں تو خوب یاد ہیں لیکن تحریک پاکستان اور اس کے اکابرین سے ہماری نئی نسل بالکل بے بہرہ ہے۔

اس کا کون مجرم ہے؟۔ کبھی ہم نے اس کے بارے میں سوچنے کی زحمت گوارا کی اپنے اپنے کردار کے لحاظ سے ہم سب اس گھناؤنے جرم میں برابر کے شریک ہیں حدیث نبویؐ ہے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اپنے اپنے دائرہ اختیار کے اعتبار سے ہم سب اس کے مجرم ہیں۔

سب سے وسیع دائرہ اختیار کے لحاظ سے اس گھناؤنے کھیل کا پہلا کردار ہمارے ارباب اقتدار ہیں جن کے پاس پورے ملک کے قانونی اور آئینی اختیارات ہیں مگر اپنی آئینی و اخلاقی ذمہ داری سے بالکل بے بہرہ ہیں ہمارے ملک کے مرکزی و صوبائی دارالحکومتوں (لاہور، کراچی، اسلام آباد وغیرہ) سے ہی یہ شکر میں لپٹا ہوا زہر ہر سال پورے ملک میں پھیلایا جاتا ہے اور شرم و حجاب سے بے نیاز عید کارڈوں کی اشاعت کے بڑے بڑے مراکز یہی بڑے بڑے شہر ہیں۔ انتظامیہ ہر سال خانہ پُری کی خاطر چند عید کارڈ فروشوں کو گرفتار کرتی ہے۔ لیکن اگر سر میں درد ہو تو کیا اس کا یہ علاج ہے کہ سر کو ہی کاٹ دیں۔ یا کہ اس درد کے اسباب دریافت کریں۔ حکومت جب تک ان اشاعتی اداروں کو نکیل نہیں ڈالے گی یہ دھندہ ہوتا رہے گا۔

ہمارے ملک میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریر شائع کرنا ممنوع ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ مولانا موصوف نے تقسیم ملک کی مخالفت کی تھی۔ گویا مخالف نقطہ نظر تھا ان کا مگر ہندوستان میں رہنے والا دو قومی نظریے کا منکر اعلیٰ دلیپ کمار دو قومی نظریے کی بنیاد پر وجود میں آنے والے ملک میں جہاں چاہے بھاگتا پھرے۔ اور جو چاہے بکتا پھرے

(خواہ پشاور آئے کو جی اکبر کہے) مگر ہماری اسمبلی جنس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور کچھ جدید ثقافت کے پرانے مریض دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے بھاگتے پھرتے۔ اس کی بے پردہ محفلوں کی ملک بھر میں اشاعت ہو۔ مگر اس پر کوئی قدغن نہیں۔ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اگر ثقافت اتنی ہی بے بنیاد اور بے تکی چیز ہے کہ اس میں کفر و اسلام، حق و باطل کی آمیزش سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو پھر آپ کو پاکستان اور ہندوستان کی اس ثقافتی یکجہتی کی بناء پر تحریک و نظریہ پاکستان پر خط تنسیخ پھیرنا ہوگا۔ (کیونکہ بقول شخصے ہماری ثقافت ایک جیسی ہے) اور پھر پوری اسلامی تاریخ کو دریا برد کرنا ہوگا کہ جس میں کفر و اسلام کی ٹکر اور محاذ آرائی شامل ہے تاکہ آپ کی اس ثقافت کو بہرحال کوئی زد نہ پہنچے۔

اور سنا ہے کہ جس صبح کو راولپنڈی اور اسلام آباد کے مکینوں پر قیامت صغریٰ برپا ہوئی تھی اس سے پہلی رات کو ہمارے اکثر ارباب بست و کشاد اور منتظمین ملک و قوم اسی دلیپ کمار کے جھرمٹوں میں پڑے ہوئے تھے اس غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تخریب کار اپنا کام کر گئے اس کھلے سرا مجرم ہمارے اشاعتی ادارے اور اس غلیظ کاروبار میں ملوث امیر اور غریب دکاندار حضرات ہیں جو حصول زر کی دوڑ میں اس قدر غرق ہو چکے ہیں کہ انہیں اپنے نظریے اور دین سے کچھ سروکار نہیں۔ ان سب کا صرف ایک مقصد ہے کہ جو نہ ہو کسی طرح ہمارا معیار زندگی بھی بلند ہو جائے اور ہم "رجعت پسند" کے فتوے سے بچ جائیں خواہ ہمارا نام قارون و شداد کی لسٹ میں کیوں نہ شامل ہو جائے

اس کا قصیر اکبر دار ہمارے اپنے بڑے ہیں۔ جو ہر چیز کو اپنے تک محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اسلامی نظریہ حیات کو بھی اپنے سینوں میں دفن کر چکے ہیں۔ اور نئی نسل کی ذہنی تربیت سے بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ چھوٹوں کی تربیت بڑوں کی ذمہ داری ہے ہمارے بڑے اپنی اولاد کو صرف روٹی کپڑا اور مکان مہیا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ ان کا اس سے بھی عظیم تر فرض نئی نسل کی اسلامی خطوط پر ذہنی تربیت ہے مگر ایک وقت کی روٹی نہ میسر ہو تو گزارہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کا منفی اثر آنا دیر پا نہیں ہوتا۔ جس قدر تباہ کن وہ تصور ہے جو اس وقت حقیقت کا روپ دھارے گا جب ہماری نئی نسل ہماری غفلت کی وجہ سے اس قدر بگڑ چکی ہوگی کہ ہمیں بھی پہچاننے سے انکار کر دے گی۔ یا اگر اس کا ذہن بیدار ہو گیا تو اس کے ہاتھ ہمارے گریبان تک پہنچ چکے ہوں گے

اس لئے اگر ہم تاریخ کے عبرتناک تازیانے سے بچنا چاہتے ہیں۔ اور خود کو تاریخ میں زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے اپنے فرض کو پہچاننا ہوگا۔ ورنہ تاریخ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتی۔

خدا ہمیں حقیقت حال سے باخبر ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

تعلیمی اداروں کے سربراہوں کے نام پیغام

میاں محمد حنیف متعلم زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

براہ مہربانی میرا یہ پیغام تعلیمی اداروں کے سربراہوں تک پہنچا دیں کہ تعلیمی اداروں اور ان کے ہوسٹلوں کی کینٹین پر شیزان کی فروخت پر مکمل پابندی لگائیں اور جنرل اور یوٹیلیٹی سٹورز پر شیزان کی مکمل طور پر فروخت بند کریں ورنہ طلبہ جانثاران ختم نبوت اس کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
نیو ایرا
جیولرز
تشریف لائیں
زیب النساء اسٹریٹ کراچی
فون: 514672

افادات حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ

حقیقت و حکمتِ عید الفطر

مرتبہ
محمد اقبال قریشی
ہارون آباد

بخاری و مسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة یعنی عید کے دو ماہ کم نہیں ہوتے رمضان و ذو الحجہ۔ ذوالحجہ کا

ماہ عید ہونا تو ظاہر ہے کہ اس میں عید کا دن ہے لیکن رمضان کو اس وجہ سے عید فرمایا کہ یہ فرحت کا مہینہ ہے کہ ہر روز افطار کے وقت اس میں فرحت ہوتی ہے اس میں روحانی غذائیں ملتی ہیں بلکہ جو حقیقی غذائیں اس ماہ میں ملتی ہیں (افطار کے وقت) وہ تو عید میں بھی میسر نہیں ہوتیں۔ لا ینقصان یعنی کم نہیں ہوتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روزے انتیس ۲۹ بھی ہوں تو ثواب تیس ۳۰ روزوں ہی کا ملے گا۔ سبحان اللہ۔ مولانا نظامیؒ نے لکھا ہے:

شنیدہ ز پیران دیرینہ سنج
کہ زر زر کشد در جہاں گنج گنج

کسی بے وقوف نے تجربہ کار کا مقولہ سنا کہ روپیہ روپے کو کھینچتا ہے تو دل میں خیال کیا کہ یہ بڑی اچھی تجارت ہے اور ایک روپیہ لے کر صراف کے یہاں آیا دیکھا روپوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے اس میں اپنا روپیہ پھینک کر کھڑا ہو گیا کہ اب یہ روپیہ دوسرے روپیوں کو گھسیٹ کر لائے گا۔ کافی دیر کھڑا رہا مایوس ہو گیا تو رونے لگا صراف نے وجہ پوچھی تو کہا میں نے اپنا روپیہ پھینکا مگر وہ اب تک روپے کھینچ کر نہیں لایا۔ صراف نے کہا ارے بیوقوف تھوڑے روپے کو بہت روپیہ کھینچتا ہے بہت کو تھوڑا کھینچتا ہے چونکہ میرے روپے زیادہ تھے اس لئے تمہارے روپے کو کھینچ لیا۔

خدا تعالیٰ کے یہاں دونوں قاعدے چلتے ہیں۔ تھوڑے کو بہت کھینچتا ہے جیسے یہاں انتیس روزوں نے تیسویں روزے کا ثواب کھینچ لیا اور بہت کو تھوڑا کھینچتا ہے جیسے اول پچاس نمازیں فرض ہوئیں مگر معاف فرمانے کے بعد جب پانچ رہ گئیں تو ارشاد ہوا ھی خمس وھی خمسون یعنی پانچ کو پچاس کے برابر کر دیا گیا۔ تاکہ حسرت نہ ہو کہ ہائے نماز گھٹ گئی تو ثواب بھی گھٹا ہوگا۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔

للصائم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة عند لقاء الرحمٰن ؕ

یعنی روزہ دار کو دو فرحتیں ہوتی ہیں۔ افطار کے وقت ایک خوشی تو اہل ظاہر کو ہوتی ہے کہ کھانا پینا ملا اور ایک خوشی اہل حقیقت کو اتمام عمل کی وجہ سے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام مجھ سے لے لیا اور روزہ تمام آفات سے منزہ ہو کر پورا ہو گیا۔

اس حدیث میں گو ظاہراً روزمرہ کے افطار کا ذکر ہے لیکن دلالۃ النص کے اعتبار سے اس میں افطار اکبر (عید الفطر) پر بھی دلالت ہے اس میں فرحت روحانی کا لحاظ افطار اکبر یعنی عید کے روز بھی کرنا چاہئیے کہ حق تعالیٰ کی توفیق سے عبادت تمام ہوئی اور ماہ رمضان المبارک کے روزے بخیر و خوبی حق تعالیٰ شانہ کی توفیق سے پورے ہو گئے۔ الحمد للہ۔

پس تکمیل عید معنوی کے لئے یہاں بھی دو غذائیں عطا ہوتی ہیں۔ ایک ظاہری افطار کے وقت، غذا کی فرحت اور ظاہر بھی ہے کہ اگر روزہ نہ ہوتا تو یہ لطف شربت کا اور کباب کا کہاں آتا۔ اگر کوئی روزہ سے نہ ہو اور تمام دن بھوکا ہے تو افطار کے وقت وہ خوشی کہاں سے ہوگی دوسری باطنی غذا یعنی توجہ الی اللہ اور قرب اور لقائے حق کی فرحت یہ وہ غذا ہے جس سے کبھی جی نہیں بھرے گا

ے دلا رام در بر دلا رام جو
لب از تشنگی خشک بر طرف جوئے
نگویم کہ بر آب قادر نیند
کہ بر ساحل نیل مستسقی اند

افطار اکبر (عید الفطر) ضیافت حق کا دن ہے وہ جو کہتے ہیں دعوت کا قبول نہ کرنا گناہ ہے یہ دعوت کرو نہیں، کھانا پڑے گا یہ افطار اکبر کا دن ہے۔ ع

گر نستانی بستم مے رسد

دوسری باطنی دعوت مشاہدہ حق جس میں دعوت حسیہ بھی ہے دعوت حسیہ بھی۔ اگر ہماری عید مشاہدہ سے خالی ہے تو عید بے روح ہے کیونکہ عید کی حقیقت ہے مشاہدہ۔ گو حدیث میں لقاء رب کا ذکر ہے مگر مشاہدہ و لقاء ایک ہی ہیں۔ ان عبادات کی روح کا لقب جو روزہ سے متعلق تھیں مجاہدہ تھا تو عید کی روح کا مشاہدہ اسی کو ایک عارف نے کہا ہے ے

روزہ یکسو شد و عید آمد و دلہا برخاست
مے ز خمخانہ بجوش آمد و مے باید خواست

اسی کو جناب سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ نے ایک قطعہ میں ظاہر بھی کر دیا ہے ے

عید گاہ ما غریبان کوئے تو
انبساط عید دیدن روئے تو
صد ہلال عید قربانت کنم

لے ہلال عید ابرو دے تو

حقیق عید اسی کی ہے کہ جس نے جہنم سے عتق حاصل کیا (یعنی رمضان شریف کے حقوق و فرائض ادا کر کے اس کا مستحق بنا) جیل خانہ والوں کے لئے کیا عید ہے ان کیلئے تو وعید ہے۔ عید کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص جیل خانے سے رہائی پاکر جلسہ اور جشن کرتا ہے عید کی حیثیت ہی اسی کو بتلا رہی ہے چنانچہ رہائی کے جلسہ میں چند کاروائیاں کی جاتی ہیں خوشی منائی جاتی ہے کچھ تقسیم بھی کرتے ہیں۔ حاکم کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔

عید میں کیا ہے یہی چیزیں تو ہیں۔ اظہار بشاشت کا حکم ہے تقسیم مال کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا حکم ہے دو رکعت پڑھنے کا بھی حکم ہے جس کا حاصل شکر ہے اور اس دن میں صدقہ فطر خرچ کرنے کا بھی امر فرمایا پھر خرچ کرنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں رکھا بلکہ اس کو واجب کر دیا۔ اگر ہمارے اختیار میں ہوتا تو شاید خرچ ہی نہ کرتے اور اس کا تعین بھی کر دیا اظہار بشاشت کی ہیئت بھی مقرر کر دی۔ ورنہ تم زنڈیاں نچاتے باجے بجاتے اور دوسرے خرافات کرتے بلکہ اس کی صورت بھی متعین فرما دی کہ غسل کرو کپڑوں میں سے جو اچھا کپڑا ہو اس کو پہنو عطر لگاؤ صدقہ فطر دو نماز پڑھو

اس سے ثابت ہوا کہ عید جشن ہے جب یہ ہے تو جشن کی خوشی اسی کو ہے کہ جس نے حاکم کو راضی کر لیا۔ اور جس نے حاکم کو ناراض کیا اس کی کیا عید اور کیا خوشی؟

رمضان المبارک میں جن مجاہدات کی تعلیم کی گئی وہ سب نہایت لطیف اور ہماری طبیعت اور مذاق کے موافق اور نفع میں سب مجاہدوں سے سب سے بڑھ کر ہیں کیوں کر دوسرے لوگوں کے تجویز کردہ مجاہدوں میں چند کوتاہیاں تھیں اول تو ان کا اختتام نہ تھا۔ یہاں بڑی رحمت ہے کہ مجاہدہ کو ختم فرما دیا اور وجوبی حکم فرمایا کہ عید کے دن ضرور کھاؤ پیو۔ یہاں تک کہ اس تاریخ پر اگر کوئی مجاہدہ ختم نہ کرے تو وہ مجرم ہے۔ اگر دائمی مجاہدہ ہوتا تو بندے اکتا جاتے ایک زمانہ آرام کا مقرر فرمایا اس کے بعد پھر مجاہدہ مقرر کیا تاکہ نفس کو نشاط رہے جہاں مجاہدہ کا خاتمہ نہ ہو وہ مجاہدہ ہی کو اصل مقصود سمجھتے ہیں دوسرے لوگوں کے تجویز کردہ مجاہدوں میں چونکہ حق کی اعانت نہیں تھی اس لئے ان میں تیسری اعانت نہیں بہت دشواری ہے۔ (یہاں عبادات رمضان میں تفصیل سے ذکر ہوا کہ) علین مجاہدہ کے زمانہ میں بھی کتنی آسانی تھی (چنانچہ بہت مجاہدے ایسے ہیں کہ گوشت گھی، میوہ جات نہیں..... اور جب یہ نعمتیں ان کو میسر ہوں گی تو شکر بھی حق تعالیٰ کا ان پر نہ ہوگا۔ (یہاں اس قسم کی کوئی پابندی نہ تھی بلکہ عین افطار کے وقت ہر قسم کی نعمتیں سامنے تھیں جس سے شکر مزید کی توفیق بھی ہو جاتی) تیسری کوتاہی یہ ہے کہ اس قدر مجاہدہ جب کوئی کرتا ہے اس کو عجب ہو جاتا ہے کہ میں بڑا کام کرتا ہوں اور اگر کچھ حاصل نہ ہوا تو اس مجاہدہ کو بے کار سمجھتا ہے۔

عبادات رمضان کے مجاہدات میں اتنی آسانیاں ہیں کہ عجب کا سوال نہیں۔ بلکہ حق تعالیٰ کی نعمتوں کا استحضار ہے کہ انہی کے فضل و کرم سے ہمیں روز عبادات کی توفیق مل رہی ہے

مری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

پھر یہ مجاہدہ بے کار بھی نہیں کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی توفیق۔ ایک نیکی کے بعد دوسری کی توفیق پہلی نماز روزہ نیکی وغیرہ کے مقبولیت کی علامت ہے

گفت آں اللہ تو لبیک ما ست
ویں نیاز و سوز و درد ت پیک ماست

چوتھی کوتاہی مجاہدہ یہ تھی اگر مجاہدہ میں کوئی ثمرات مرتب ہوں گے تو ان کو حق تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر شکر نہ کرے بلکہ اس کو اپنے عمل کا ثمرہ سمجھ کر ناز میں مبتلا ہوگا۔

یہاں ادائے شکر اور اظہار خوشی کا یہ طریقہ ارشاد فرمایا کہ عیدگاہ میں پہنچ کر دو رکعت نماز عید مع چھ تکبیرات واجب فرمائی۔

مسائل صدقۃ الفطر

جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں۔ لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے چاہے وہ سوداگری کا مال ہو۔ یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گذر چکا ہے یا نہ گذرا ہو۔ اور اس صدقہ کو شرع میں صدقہ فطر کہتے ہیں۔

مسئلہ: کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے۔ یا کرایہ پر دے دیا ہے۔ تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں البتہ اگر اسی پر اس کا گزارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا اور زکوٰۃ کا پیسہ بھی لینا اور دینا درست ہوگا۔

مسئلہ: عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا

وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ نماز کے لئے عیدگاہ میں جانے سے پہلے ہی صدقہ دے دے اگر پہلے نہ دیا گیا تو خیر بعد میں ہی۔

مسئلہ: کسی نے صدقۂ فطر عید سے قبل رمضان ہی میں دے دیا تو بھی ادا ہو گیا اور سب سے بہتر یہی ہے کہ غرباء کی عید ہو سکے۔

مسئلہ: صدقۂ فطر اپنی طرف سے واجب ہے اور نابالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب ہے بالغ اولاد کی طرف سے دینا واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی لڑکا مجنون ہو تو اس کی طرف سے بھی دے۔

مسئلہ: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ: صدقۂ فطر میں گندم، جو یا ستو یا آٹا دو سیر کسی یا اس کی موجودہ قیمت ادا کرنی چاہیئے۔

مصارف: صدقۂ فطر بھی انہی لوگوں کو دینا جائز ہے جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

صدقات واجبہ یا نافلہ کے اولین مستحق زیر بحث مصرف مدارس عربیہ کے طلباء اور سوالیں جن میں صدقات ادا کرنے والوں کو دہرا اجر ہوگا۔ ایک تو صدقات کی ادائیگی کا اور دوسرے اشاعت اسلام و تبلیغ دین میں معاونت کا۔

ترکیب عید نماز

اول زبان یا دل سے نیت کرو کہ دو رکعت نماز عید واجب مع چھ زائد تکبیرات پیچھے اس امام کے پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لو اور سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو۔ پھر دوسری اور تیسری تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لو اور جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتے ہو پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورت کے بعد جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہہ کر پہلی دوسری اور تیسری دفعہ میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی تکبیر کہہ کر بلا ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور تمام کرو خطبہ سن کر واپس جاؤ۔

اسلامی معاشرہ کا محور کہ ہو اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا نشان

مسجد

محمد اقبال
حیدر آباد

مسجد کے معنی "سجدہ کرنے کی جگہ" یہ جیسے اس مفہوم کی وضاحت کرتی ہے کہ مسجد اللہ کے حضور میں سر نیاز خم کرنے اس کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کے اظہار اور اس سے استمداد و استعانت کی جگہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے ڈھونڈنے والے کہاں ڈھونڈیں؟ میرے تلاش کرنے کا صحیح محل جہاں سے تمہاری روحانی پرواز ہوگی وہ کیا ہے؟ وہ مسجد ہے تمہاری روحانی پرواز مسجدوں سے ہوگی کیوں؟ کیونکہ سب سے بڑے روحانیت کے علمبردار اور امام الروحانیتیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج تھا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اللہ تعالیٰ نے اور کوئی جگہ متعین نہیں فرمائی بلکہ مسجد حرام سفر کا آغاز ہے اور مسجد اقصیٰ دوسری منزل اور تیسری منزل کیا ہے؟ وہ جو آخری سیڑھی ہے اس سے آگے کوئی اور حد نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو شیطانی وساوس سے محفوظ رکھنے کا جو نسخہ ارشاد فرمایا ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی پابندی مساجد کے ساتھ دل کا متعلق رکھنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا۔ فرمایا مساجد تمہارے لئے شیطان کا مقابلہ کرنے کے واسطے بہت بڑی چھاؤنی ہے یہ تمہارا دفاعی قلعہ ہے۔

مسجد ایک دفاعی فیکٹری ہے مسجد میں ہم لڑائی کرتے ہیں شیطان کے ساتھ۔

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے جو کام کیا وہ مسجد بنائی مسجد کے لئے خود حضورؐ نے پتھر اٹھائے حضورؐ نے ڈھیلے دیئے۔ حضورؐ نے اینٹیں دیں صحابہ کرامؓ نے کیچڑ دیا سب سے پہلے جو کام امام الانبیاءؐ نے کیا وہ مسجد کا بنانا تھا۔

پوچھا گیا کہ حضورؐ! شیطان سے بچنے کا کیا راستہ ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ بار بار مسجد کو جاؤ۔ مسجد بنانا بھی حضورؐ کی سیرت، مسجدوں کی آباد کرنا بھی حضورؐ کی سیرت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تمام محلوں میں مسجد بنائی جائے (ابوداؤد)

مسلمان جس ملک اور جس مقام پر گئے وہاں انہوں نے مسجد ہی بنائی اس سے اسلام میں مسجد کی اہمیت اور اس کی عظمت واضح ہے۔ اسلام میں مسجد کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس جگہ پر ایک دفعہ مسجد تعمیر ہو جائے قیامت تک کے لئے وہ جگہ مسجد کے علاوہ کسی اور مصرف کے لئے استعمال نہیں کی جا سکتی۔ مسجد سے لیکر آسمان تک آتی جگہ مسجد ہی کہلاتی ہے اور مسجد کے حکم میں داخل ہے۔

مسجد کی اسی عظمت و احترام اور اہمیت کی بنا پر مسجد کی ابتداء سے [illegible] تعمیر ہوتی رہی ان کی ایک [illegible] شکل و صورت ایک [illegible] طرز تعمیر کار فرما رہا کہ [illegible] عمارت اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں سے ممتاز رہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی مسجدوں کو بچوں، دیوانوں اور [illegible] خرید و فروخت کی باتوں اور باہمی جھگڑوں اور [illegible] حدود کو قائم کرنے اور تلواروں کو لٹکانے سے محفوظ رکھو (ابن ماجہ)

آج ہم [illegible] مسجدوں میں [illegible] ہیں [illegible] جاتی ہیں کہ [illegible] بھی خیال نہیں کیا جاتا کہ [illegible] کا دار و مدار [illegible] میں حلال و حرام کی تمیز رکھتا ہے یا نہیں؟ [illegible] ہے یا نہیں [illegible] اکثر ایسا کیا ہے! مسجد کی دکانوں میں کاروبار کے [illegible] کر رہے ہوتے ہیں مسجد کی دکانوں میں [illegible] داڑھی مونڈ رہے ہوتے ہیں اذان اور نماز کے دوران بھی دکانیں کھلی رہتی ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ مساجد کے صحیح مقام اور ان کی عظمت کو پہچانیں اور ان کے آداب و حقوق ادا کریں [illegible] ان کو [illegible] شام [illegible] مستحق ہیں

اسلامی معاشرے میں اگر کسی چیز کو دل رکھتے ہوئے دل سے [illegible] جاتا ہے تو وہ مسجد ہے [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] دین میں [illegible] اور یہ محبوب ان کی مسجدیں ہیں مسجدیں نظام عبادت کا ایک مرکزی مقام اور دینی زندگی کی [illegible] اور تنظیم کا ایک اہم مرکز ہیں ان کے بنانے والوں [illegible] مژدہ بھی سنایا کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی گھر [illegible] تو اللہ کی طرف سے بھی اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔

مسجد میں جو مال لگایا جائے وہ پاک اور حلال [illegible] حرام مال کا استعمال کہیں بھی جائز نہیں [illegible] مغنیہ عورت [illegible] مال بھی مسجد پر نہ لگایا جائے مسجد کے لئے [illegible] چندہ وصول کرنے والوں کو اس بات [illegible] مد نظر رکھنا چاہیئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ محلوں میں [illegible] ان کی [illegible] اور ان میں خوشبو استعمال کرنے کا (ابوداؤد، الترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی دیوار پر رینٹ اور تھوک کے نشانات کو دیکھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا بات ہے کہ تم میں سے کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے سامنے ہی تھوکنے کی کوشش کرتا ہے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ کوئی تمہارے سامنے کھڑا ہو کر تمہارے منہ پر تھوک دے اگر ایسی کوئی مجبوری پیش آ جائے تو چاہیئے کہ تم اپنی بائیں جانب قدم کے نیچے تھوک دیا کرو اگر اس کا موقع بھی نہ ہو تو کپڑے میں لے کر اسے مل دیا کرو (مسلم ج ۲ ص ۱۵۵)

ایک حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھایا کرتی تھی اس کی وفات ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کی اطلاع نہ دی گئی تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دیا کرو اور اس عورت پر نماز پڑھی اور فرمایا میں نے اس کو جنت میں دیکھا ہے یہ مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرتی تھی۔ تراجم النساء میں اس طرح ہے کہ وہ بڑی سے کالے رنگ کی تھی مسجد سے کوڑا کباڑ صاف کرتی تھی۔

باقی آئندہ

بواسیر خونی و بادی کیلئے سو فیصد کامیاب دواء

بغیر آپریشن کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مستورات اور بیرونی مریضوں کو ہسپتال میں آنے کی ضرورت نہیں ڈاک کے ذریعے دوا منگوا سکتے ہیں۔

احمدانی ہسپتال نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ فون: ۳۴۷۰

عہدِ نبوی ؐ کے پانچ گستاخ

جنکا سر قلم کر دیا گیا

مولانا عبدالرشید حنیف جھنگ

پہلا گستاخ

ابو جہل ۔ نام عمرو بن ہشام کنیت ابوالحکم قبیلہ بنو مخزوم۔

اسلام نے "ابوالحکم" کی بجائے ابوجہل نام رکھا جہالت اور نادانی کا پیکر عرب کی تاریخ میں یہ پہلا گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کا یہ خود بھی اقراری ہے ایک بار اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام طرازی کی آپ نہایت خاموشی اور متانت سے دعوت الٰہی کو پیش کئے جا رہے تھے اور یہ تھوک کے حساب سے دشنام طرازی کرتا چلا جا رہا تھا جو منہ میں آتا بکتا جاتا تھا۔ اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا۔ ایک لونڈی نے حمزہؓ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سارا ماجرا سنایا حمزہ نے سنتے ہی ابوجہل کا تعاقب کیا چنانچہ اسے دیکھا کہ وہ ایک محفل جمائے ہوئے ہے۔ تام علی راسہ رفع القوس فضرب بہا فشجہ شجۃ منکرۃ" ابوجہل کے سر کو اپنی کمان سے بری طرح زخمی اور خون آلودہ کر دیا" اور زبان سے حمزہ گویا ہو رہے تھے اتشتمہ؟ کیا تو اسے دشنام طرازی سے نوازتا ہے؟ لو میں اس کے دین پر ہوں کر جو تو نے کرنا ہے؟ بنو مخزوم کے کچھ افراد نے ابوجہل کا تعاون کرنا چاہا ابوجہل بولا۔ عمارہ حضرت حمزہ کی کنیت تھی اسے کچھ نہ کہو اس لئے کہ میں معترف ہوں کہ میں نے اس کے بھتیجا کو قبیح دشنام دی ہیں اس نے ایک موقعہ پر اونٹ کی اوجھڑی آپ کے سر پر پھینکی جب آپ سجدہ ریز در بیت اللہ تھے سیدہ فاطمہ نے اطلاع ملتے ہی آکر اپنے والد کے کندھے سے اس غلاظت کو دور کیا، بعدہ آپ نے فرمایا۔ یا اللہ قریش کے سردار ان کی گرفت فرما خصوصاً ابوجہل کو" یہ شخص اپنی حرکات سے باز نہ آیا پورے ۱۳ برس آنحضرتؐ کی مکی زندگی میں ستاتا رہا بالآخر ۲ھ ۱۷ رمضان غزوہ بدر میں یہ شخص سرفروشان اسلام نبوت کے ستاروں کے ہاتھوں سے اس کا سر قلم کر دیا گیا۔

ابوجہل فرعون بحوالہ قسطلانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرعون ھذہ الامۃ عمرو بن ہشام ابوجہل اس امت کا فرعون ہے اس سے اندازہ لگائیے کہ یہ شخص کتنا باغی اور گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا معاذ/معوذ دو نونہالان نبوت نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے سوال کیا این ابوجہل؟ گستاخ رسول کہاں ہے؟ عبدالرحمٰن نے اشارہ کیا یہ نونہالان شاہین کی طرح لپکے اور اسے جھپٹ لیا" وبہ رمق" کچھ سانس باقی تھے عبداللہ ابن مسعود نے دیکھا اور فرمایا انت ابوجہل؟ کیوں کیسے گزری؟ اس نے نفرت اور غرور سے جواب دیا مجھے مدینہ کے کاشتکار انصاریوں نے قتل کیا ہے کاش کے ان کے علاوہ کوئی دیگر میرا قاتل ہوتا" اس موقعہ پر عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اللہ کے دشمن خدا تجھے رسوا کرے، یہ اس حالت مرگ میں نشہ غرور میں ابن مسعود سے کہہ رہا تھا عبداللہ تیری حیثیت ایک چرواہا کی سی ہے بالآخر عبداللہ نے اس کا سر قلم کر دیا" اس کا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر رکھ دیا" ھذا راس عدو اللہ ابی جہل" آپ نے سہ بار فرمایا اللہ تیری ہی حمد ہے کہ تو نے اپنے ماننے والوں کو عزت بخشی"۔

مغالطہ ۔ یاد رہے کہ ابوجہل آپ کا چچا نہ تھا آپ کا کوئی چچا اس نام کا نہیں ہے لہٰذا اس مغالطہ کی کوئی تاریخی اور شرعی حیثیت نہیں! ۔ ابوجہل متواتر ۱۵ سال گستاخی اور بے ادبی کا مظاہرہ کرتا رہا بالآخر ۲ھ میں اس کا سر قلم کر دیا گیا اور قلیب بدر میں جہنم رسید ہوا۔

ابوجہل کے قاتل تین ہیں معاذ/معوذ نے گردن پر تلوار چلائی جس سے گر گیا عبداللہ بن مسعود کو آپ نے روانہ فرمایا اسے دیکھو آئے کہ وہ کس حالت میں ہے بہ رمق" سانس لے رہا تھا عبداللہ اس کا سر قلم کر کے ساتھ لایا (صحیح بخاری ج ۲ ص)

دوسرا گستاخ ۔

ابن اخطل ۔ جاہلیت میں اس کا نام عبدالعزیٰ تھا جب مسلمان ہوا تو اس کا نام عبداللہ بعدہ مرتد ہو گیا اس نے اپنی زندگی میں ایک ناحق خون بہایا۔

مشغلہ ۔ عبداللہ کان یہجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشعر" اشعار سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اس کے علاوہ

اس نے دو مغنیہ رکھی ہوئی تھیں جو اسی محفل میں ہجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف تھیں یہ دونوں مغنیہ ہجو گانا گایا کرتی تھیں اس میں امتیازی نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو تھی خود بھی وہ اس محفل کا سربراہ ہوتا تھا۔ خود انہیں ہجو کی تعلیم دیا کرتا تھا اس کے رفقاء بھی اسی ڈگر پر چلتے تھے۔

اعلان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مجرمین کی سزا کا اعلان فرمایا کہ ابن اخطل کو قتل کر دیا جائے۔

فتح مکہ ۸ھ میں ہوا آپ نے اسی روز بیت اللہ سے ۳۶۰ بت نکالے جو کعبہ کی دیواروں پر تماثیل اور تصاویر تھیں انہیں اپنے نبوت کے ہاتھ سے پانی سے صاف کیا اور کھرچا دیگر مجسمہ ازلام اور تصاویر کو توڑ ڈالا ایک شخص نے اطلاع دی کہ عبداللہ؛ غلاف کعبہ میں روپوش ہے آپ نے حکم دیا کہ جہاں بھی یہ مجرم اور گستاخ ملے اس کا سر قلم کر دیا جائے۔ تب ایک شخص نے اطلاع دی کہ وہ غلاف کعبہ سے لٹکا ہوا ہے آپ نے حکم دیا کہ اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ آپ نے اپنی نگرانی میں اسے غلاف کعبہ سے باہر نکلوایا۔ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان باندھ کر سر قلم کرا دیا بعدہ اعلان فرمایا کہ آئندہ کسی قریشی کا اس انداز سے اس مقام پر سر قلم نہ کیا جائے۔

ساعتہ۔ فتح مکہ کے روز صبح تا عصر کے وقت میں قتال کی اجازت تھی چنانچہ آپ نے اسی ساعت میں اس گستاخ کا سر قلم کرا دیا۔

حرمت کعبہ۔ مسئلہ بالکل واضح ہے حرم میں قاتل کو سزا دینا جائز ہے کعبہ لا تستعیذ من وجب علیہ القتل۔ کعبہ شریف قاتل کی سزا موقوف نہیں کرتا

دو مغنیہ۔ فتح مکہ کے روز آپ نے فرمایا کہ دونوں مغنیہ کا سر قلم کر دیا جائے۔ ایک مغنیہ جس کا نام قرنی تھا اس نے اسلام قبول کر لیا اسے معاف کر دیا گیا دوسری کو قتل کر دیا گیا۔

سر قلم۔ ۸ھ فتح مکہ کے روز ابن اخطل اور کسی ایک مغنیہ کا سر قلم کر دیا گیا "من بدل دینہ فاقتلوہ" کے تحت یہ سزا دی گئی۔

تیسرا گستاخ۔

کعب بن اشرف

عربی النسل بنو نبہان قبیلہ سے تھا

حبس کا تعلق بنو طی قبیلہ سے تھا اس کی زوجہ عقیلہ تھی جو ابو الحقیق کی صاحبزادی تھی۔

شاعر۔ شاعر تھا۔ اپنے شر انگیز اشعار سے لوگوں کو گرم کرتا تھا۔

ہجو۔ سنہ ۲ھ غزوہ بدر کے بعد اس نے مسلمانوں کی ہجو (مذمت، گستاخی) کرنے کا مشغلہ اختیار کر لیا مدینہ سے یہ مکہ چلا گیا جہاں اس کے قدم حسان بن ثابت اور ان کی زوجہ عاتکہ نے نہ جمنے دیئے بلکہ اس کی بھرپور مذمت کی گئی اور اس کی حرکات کا سختی سے نوٹس لیا گیا انہوں نے اس کا مکہ میں رہنا دوبھر کر دیا نظر دوہ

تشبیب۔ عورتوں کی محبت کا رسیا مسلمانوں کی خواتین کی ہجو کرتا تھا۔

مدینہ۔ اس نے مدینہ کا رخ کیا اس نے اپنا مشغلہ اور اپنے مذموم عزائم تیز سے تیز تر کر دیئے اس کے اپنے گستاخانہ پروگرام کی دو باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

۱۔ کان یہجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ وکان یہجو المسلمین۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اس کا معمول خاص تھا اس سے اس کا مقصد یہودیوں اور مشرکین کو مسلمانوں کے خلاف ابھارنا تھا۔

گرفت۔ جب اس نے اپنے مذموم عزائم اور گستاخیانہ پالیسیوں کو عام کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کی قیادت میں ایک وفد تشکیل دیا کہ وہ ان حرکات سے باز آجائے اس نے انکار کر دیا وہ اپنے عزائم مسموم پر قائم رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی گرفت کے لئے ایک جماعت تشکیل دی تاکہ اس کا سر قلم کر دیں۔ اس نے اپنی حرکات شنیعہ تیز کر دیں قریش نے اس سے ایک سوال کیا ہمارا دین قانون ہدایت ہے یا محمد کا دینی قانون ہدایت ہے؟ اس نے جواب دیا دینکم! تمہارا دین ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

اعلان سر قلم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا اعلان عام فرما دیا۔ کعب نے اپنی عداوت کا اعلانیہ پروگرام پیش کر دیا اس موقع پر کون سا آدمی اس کا سر قلم کریگا۔

صحیح بخاری میں یوں الفاظ ہیں "من لکعب بن اشرف، فانہ قد اذی اللہ و رسولہ. کون شخص ہے؟ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذی (گستاخ) کو ٹھکانے لگائے گا؟

محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اتحب ان اقتلہ؟ کیا آپ کی منشا اس کا سر قلم کرنا ہے تو کیا میں اس کا خاتمہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا "نعم میری یہی خواہش ہے پھر آپ مجھے اس قدر اجازت دیجئے ان اقول شیاً قال قل" کہ اس سلسلہ میں مجھے کوئی آپ/اسلام کے بارے میں کوئی بات کہنی پڑے تو رسید کوئی مواخذہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا آپ کو اجازت ہے ہمیں تو اس کا سر قلم شدہ مطلوب ہے۔

تیاری ابن مسلمہ۔ کعب بن اشرف کا رشتہ میں ماموں تھا دوسرا آدمی ابو نائلہ ابن مسلمہ کا رضاعی بھائی تھا بعض روایات میں کل ۵ آدمی اس کے قتل کے لئے روانہ ہوئے" ابن مسلمہ نے مزید اپنے رفقاء کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں الفاظ اجازت طلب کی ان نیشکوا اللہ رلیعبوا را بیہ۔ چنانچہ یہ قافلہ گستاخ رسول کی سرکوبی گردن زنی کے لئے روانہ ہوا

الوداع:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بقیع غرقد تک الوداع فرمایا بعد میں انہیں "وجہھم" روانہ کیا اور دعا دی علی اسم اللہ! اللہ کے مقدس نام سے چل نکلو بعدہ ان کے حق میں کامرانی کی دعا فرمائی یا اللہ ان کی مدد فرمانا، صحابہ نے پھر ایک بار پوچھا حضرت کیا مقصد ہے فرمایا اس کی رسوائی اور اس سے رستگاری مطلوب ہے محمد بن مسلمہ گویا ہوا اسعدتنی! حضرت نے اپنے دل کی کائنات میں مسرت کی لہر پیدا کر دی۔

دروازہ پر۔ نائلہ (سلکان بن سلامہ) دونوں اس کے پاس حاضر ہوئے چنانچہ کعب اپنی نویلی دلہن سے لطف اندوز ہو رہا اس نے کہا "اسمع صوتاً کانہ یقطر منہ الدم" اس آواز سے مجھے خون کے قطرات نظر آ رہے ہیں کعب نے جواباً کہا کہ ایک میرا بھائی اور دوسرا میرا ماموں ہے خطرہ کہاں اور کیسے، وہ کس سے؟ انہوں نے اپنی داستان سنائی" کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے صدقہ طلب کرتا ہے اس شخص نے ہمیں شدید آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے، ہمارے ساتھ حرب و قتال کرتا ہے اور اس نے ہماری وحدت کو پارہ پارہ کر دیا" ہم مفلوک الحال ہیں لہٰذا ہم آپ سے کچھ مدد

ادھار قرض کی شکل میں حاضر خدمت ہوتے ہیں جواب از کعب ۔ اس نے جواب دیا ٹھیک ہے میں آپ کا تعاون کرنا چاہتا ہوں بایں صورت کہ مجھے کوئی چیز رہن (دو (گروی) رکھو انہوں نے کہا ٹھیک ہے تو کون سی چیز مناسب ہے اس نے کہا ارھنونی نساءکم؟ تم اپنی عورتیں میرے پاس رھن رکھو! انہوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ انت اجمل العرب! تو عرب کا جمیل ترین آدمی یہ تو ناممکن ہے (تیرے مزاج کیخلاف) تو پھر ارھنونی ابناءکم؟ اپنی اولاد گروی رکھ دو، اللہ نہیں سکتی ہماری اولاد کو لوگ عار دیں گے تم کیسے لوگ ہو؟ کہ تمہاری قیمت تو دو وسق۔ کھجور کی ہے ھذا عار علینا؟ ہاں ایک چیز ہمارے پاس ہے وہ السلاح" اسلحہ ہے معاملہ طے ہو گیا کہ آپ اسلحہ لے آئیں میں آپ سے بھرپور تعاون کروں گا۔

چنانچہ حسب وعدہ یہ لوگ اسلحہ لاکر دوبارہ رات کو حاضر ہوئے۔

کعب نے انہیں دعوت دی کہ آپ قلعہ میں تشریف لائیں۔ بیوی نے اپنا شبہ ظاہر کیا کہ یہ لوگ مشکوک ہیں آپ اس وقت میں باہر نہ جائیں! اس نے یہ کہہ کر اسے مطمئن کر دیا ایک میرا ماموں اور دوسرا میرا رضاعی بھائی ہے رشتہ کی کیا پوزیشن، شریف آدمی کے فرائض میں ہے رات میں جب بھی کوئی بلائے اس کی بات کو سننا چاہیئے۔

پروگرام۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کارروائی کا یوں آغاز کیا ایک نے اس کے سر کے بال کی مہک کو محسوس کیا اس کے سر پہ ہاتھ رکھا دوسرے نے پھرتی سے پکڑ لیا بعدہ دوسرے نے کہا کہ یہ خوشبو آج والی کبھی نہیں سونگھی الکعب نے جواب دیا میری بیوی عرب کی کامل خاتون اور عرب کی عطارہ خاتون ہے اس کا کوئی بھی خاتون مقابلہ نہیں کر سکتی ایک نے کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آپ کا سر سونگھ لوں اس نے کہا بڑی خوشی سے پھر دیگر ساتھیوں نے باری باری اس کی خوشبو کی مہک سے فائدہ اٹھایا تب انہوں نے خوشبو کی آڑ میں قابو پا لیا تو فوراً آن واحد میں اس کا سر قلم کر دیا۔

خوشخبری۔ اس عظیم فتح پر انہوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی کہ موذی کا سر قلم کر دیا گیا ہے۔

بروایت ابن اسحاق۔ اس موقع پر کعب کی بیوی اسے کہتی رہی کہ آپ باہر نہ نکلیں حتیٰ کہ اس نے اس کا کپڑا پکڑ لیا اور کہا اس وقت تیرا نکلنا ٹھیک نہیں تو جنگجو آدمی ہے خطرہ ہے۔ اس نے جواب میں کہا میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے لیکن اس کی بیوی بار بار کہہ رہی تھی اس کی آواز میں شرارت کی آشنائی ہے، حتیٰ کہ وہ اس کے ساتھ چمٹ گئی اور کہتے ہوئے اللہ کا واسطہ ہے تو نہ جا اس آواز میں خون کے قطرات ہیں۔

کعب کستوری / عنبری مہکوں میں بستا تھا اس کے پاس عطر بنانے والی خاتون تھی اس کے کانوں کی کنپٹیوں میں عنبر کا لیپ تھا۔

حارث بن اوس تلوار سے زخم کھا چکا، محمد بن مسلمہ نے کعب کو قتل کر دیا ایک ہی چیخ میں ٹھنڈا ہو گیا۔

محمد بن مسلمہ نے تلوار اس کی ناف پہ رکھ دی جس نے اس کے شانہ تک کو چیر دیا اس کی بیوی اور یہود اس آواز پہ جمع ہو گئے، وہ کہہ رہی تھی یا آل قریظہ یا آل بنو النضیر۔

واپسی۔ کعب کو ان لوگوں نے چھری سے قتل کر دیا اور بنہایت اطمینان کے ساتھ وہاں سے رات کو نکلے جب بقیع غرقد کے پاس آئے تو انہوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے ان کی نعرہ کی آواز سنی تو آپ نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا آپ کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے اسے قتل کر ڈالا ہے۔

الغام۔ آپ نے فرمایا۔ افلحت الوجوہ سب چہرے کامیاب۔ انہوں نے جواب میں فرمایا جناب یا رسول اللہ! آپ کا چہرہ کامیاب! کعب کا سر آپ کے حضور پیش کر دیا اور اسے بین یدیہ آپ نے اس کے قتل پر الحمد للہ پڑھا۔

مسئلہ۔ موحد ماموں اور موحد رضاعی بھائی نے گستاخ کا سر قلم کر دیا۔ ایمان کا کرشمہ نے گستاخ کے لئے کسی قسم کی نرمی کا مظاہرہ نہ کیا۔ نبی کے گستاخ کی سزا سر قلم کرنا ہے

چوتھا گستاخ

عبداللہ بن ابی الحقیق

کنیت ابو رافع نام میں اختلاف عبداللہ سلام ہے۔

مسکن۔ حجاز کے علاقہ خیبر کے قلعہ میں رہتا تھا۔

قبیلہ۔ الغار قبیلہ سے متعلق تھا عقیدتاً یہودی تھا۔

عادات۔ یہ شخص گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا آپ کی مخالفت میں سر توڑ کوشش کرتا تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ایذا رسانی سے بہت تنگ آ گئے تو آپ نے ایک جماعت تشکیل دی جس میں عبداللہ بن عتیک شامل تھا اس کے قلعہ میں داخل ہوا لیلاً وھو نائم فقتلہٗ۔

مشغلہ۔ یہودیوں میں امیر ترین تاجر حجاز کے نام سے مشہور تھا۔ مدینہ کے دستور کے مطابق مالدار یہودی نے اپنے لئے ایک قلعہ تعمیر کر رکھا تھا جس میں وہ اپنی پرسکون زندگی گزارتا تھا اس دور میں پوری عرب کی تجارت یہودیوں کے ہاتھ میں تھی جس کی بنا پر یہ لوگ اپنی دولت کا اکثر حصہ اسلام کی بغاوت میں صرف کرتے تھے اسلام کے بدترین یہ دشمن تھے یہ لوگ زبان / ہاتھ / مال سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے تھے مشرکین کو بھی آپ کے خلاف اکساتے اور بھڑکاتے تھے اس شخص میں بھی مخالفت اسلام کا رنگ موجود تھا۔

سر قلم۔ عبداللہ بن عتیک جانثار صحابی سیٔ البصر کمزور نگاہ رکھتا تھا اور قوی ایمان کا پیکر تھا۔ عبداللہ کے بیان کے مطابق یہ اپنے ایک وسیع اور عریض قلعہ میں رہائش پذیر تھا اس کے صحن میں ہر قسم کی سہولتیں موجود تھیں اس کے مال و مویشی کے لئے ایک خادم مامور تھا رات کو اس نے اعلان کیا کہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں اگر کوئی شخص باہر ہے تو فوراً اندر آ جائے دوسری روایت یہ ہے کہ ان کا گدھا گم ہو گیا تھا یہ لوگ اس کی تلاش میں باہر چلے گئے اور میں گدھا گاہ میں چھپ گیا قلعہ کے دروازہ کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گیا) قلعہ کا دروازہ بند کر دیا گیا خادم نے چابیوں کو طاق میں ایک پیچ پر لٹکا دیا۔ وہ سو گیا میں اپنی تدبیر کی گہرائیوں میں تلملاتا رہا۔

باقی آئندہ

اعلان تعطیل

قارئین اور ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ بوجہ عید الفطر آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہو گا

(ادارہ)

مانسہرہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ نے ملک کے دوسرے شہروں کی طرح ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ مانسہرہ کے وسیع و عریض ظفر میدان میں کانفرنس کا پروگرام تھا موسم کی خرابی کی وجہ سے مانسہرہ کی عظیم تاریخی مسجد مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں پروگرام رکھا گیا صبح نو بجے اجلاس کی پہلی نشست کا آغاز ہوا قاری فیض محمد صاحب نے تلاوت پاک فرمائی مولانا قاضی رفیق الرحمان قمر صاحب، مولانا عبد الحق صاحب مولانا امجد سعید صاحب، مولانا حمید اللہ صاحب نے تقاریر فرمائیں جبکہ اعجاز الحق مولانا عزیز العلام صاحب قاری مصباح الاسلام نے بہترین نعتیں اور نظمیں پیش کیں اسی اثناء میں امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں کی نعروں کی گونج میں تشریف لائے مرکزی جامع مسجد کے صدر دروازے پر ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر لیاقت ظفر، ابو الفضل احسان صاحب، نسیم اکبر، وقار احمد بابا اور ظہور عثمانی کی قیادت میں سلامی پیش کی گئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا دوست محمد منگوری نے انجام دیے قاری مصباح الاسلام کی نعت کے بعد مولانا قاری عبد الرشید صاحب کونسلر رونگی بازار کو دعوت دی گئی قاری صاحب نے اپنی تقریر میں عشق رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے واقعات بیان کئے کہ ہر ایک سننے والے کی آنکھوں سے اشک رواں تھے قاری عبد الرشید صاحب نے حضرت امیر مرکزیہ کی موجودگی میں کہا کہ ہم اپنے مخدوم و مرشد و رہنما کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کی قیادت میں ختم نبوت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے آپ کے اشارے کے منتظر ہیں ان کے بعد شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کا خوب تیا پانچہ کیا اور قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی اور بتایا کہ عالمی مجلس مخدوم العلماء امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کی قیادت میں پانچ براعظموں میں مصروف ہے مولانا اللہ وسایا صاحب کی تقریر کے بعد شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی نے متعدد قرتین نظمیں پیش کیں ان کی ایک نظم کا عنوان تھا "جھگڑا جاگ گیا" جس کو سن کر سامعین جھوم اٹھے۔

جلسہ کے دوران مولانا مفتی وقار الحق عثمان صاحب فاضل خیر المدارس کی دستار بندی کی گئی۔ مفتی وقار الحق صاحب مولانا عبد اللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد کے صاحبزادے ہیں ان کی بطور نائب خطیب و امام کے تقرری کی گئی حضرت امیر مرکزیہ نے اپنے ہاتھ سے دستار بندی فرمائی۔

آٹھویں ترمیم کی آڑ میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو نہ چھیڑا جائے۔ احمد پور شرقیہ کے عوام کا مطالبہ۔

احمد پور شرقیہ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کی طرف سے جمعۃ المبارک کے اجتماع مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی آڑ میں امتناع قادیانیت آرڈی ننس اور تحفظ مقام صحابہ آرڈی ننس کو ختم کرنا چاہتی ہے اس سازش کو کسی صورت کامیاب نہ ہونے دیا جائے گا اور نہ ہی ان آرڈی ننسوں میں کسی رد و بدل کو برداشت کیا جائے گا یہ امر قابل توجہ ہے کہ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آتے ہی مرزائیوں کی سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جو قادیانی سابقہ دور حکومت میں ملک سے فرار ہو گئے تھے۔ ان کو دوبارہ ملک پاکستان لایا جا رہا ہے اور ملک کے اہم عہدوں پر ان کو تعینات کیا جا رہا ہے وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل اور اٹامک انرجی کمشن جیسے اداروں میں قادیانی اپنا تسلط قائم کر چکے ہیں ڈاکٹر عبد السلام قادیانی کے بھائی سمیت کوئی ۲۸ کے قریب قادیانی نہایت اہم عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان پر یہ بات واضح کرتا ہے کہ مرزائی خاتم النبیین کے باغی اسلام کے غدار اور پاکستان کی پیشانی پر بدنما داغ ہیں ان کی تمام تر سرگرمیاں ملک قوم اور دین کے منافی ہیں حکومت مرزائیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور مرزائی پارٹی کو خلاف قانون قرار دے تمام مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ غیرت گستاخان رسول قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے اس کی تمام تر مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے حب رسول اور غیرت ایمان کا ثبوت دیں۔

قادیانیوں کے صد سالہ جشن منانے پر گرکری میں ہڑتال

گزشتہ دنوں گنری میں قادیانیوں نے اپنے صد سالہ جشن کے سلسلہ میں عبادت گاہوں اور مکانوں پر چراغاں کیا اور انتظامیہ نے ان سے ساز باز کر کے انہیں چراغاں کی اجازت دی جس پر گنری کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا اور ختم نبوت یوتھ فورس کی اپیل پر گنری شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے ممبران اور عہدیداران نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے اور انتظامیہ سے شدید احتجاج کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا کہ اگر

قادیانیوں کی سرگرمیاں جاری رہیں اور انتظامیہ نے اس کا نوٹس نہ لیا تو شہر کے حالات کسی وقت بھی خراب ہو سکتے ہیں اور اس کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور انتظامیہ پر ہوگی۔

ربوہ میں کھلبلی، ہفت روزہ ختم نبوت کی تصدیق

چوہدری قمرالدین نامہ نگار نوائے وقت کا قادیانی جماعت سے اخراج۔

کراچی ہفت روزہ ختم نبوت ایک عرصہ سے ربوہ میں اندرونی خلفشار کے بارے میں نشاندہی کر رہا ہے جس کی تصدیق روزنامہ مساوات لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۸۹ء کی اس خبر سے ہوتی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ قادیانی جماعت کے جھگڑوں سے ہٹ کر مرزا طاہر نے اپنے ایک استاد تعلیم الاسلام کالج کا سابق ٹیچر روزنامہ نوائے وقت ربوہ کے نامہ نگار اور صحافی چوہدری قمرالدین کو قادیانی جماعت سے خارج کر دیا موصوف نے قادیانی جماعت کے دارالقضاء کا ایک فیصلہ بوجوہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اخراج از نظام جماعت کا اعلان ربوہ کے تمام مرزائیوں سے کیا گیا اعلان کے ساتھ ہی سوشل بائیکاٹ بھی ہو چکا ہے۔

ھری پور میں شیزان بند

ایجنسی ہولڈر حاجی عبدالصبور کا قابلِ تقلید اقدام۔

رپورٹ: نعمان افسر سواتی۔

جامع مسجد خیر النساء گیٹ ہری پور میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں تحصیل ہری پور کے مندرجہ ذیل علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔ مولانا الحاج محمد عبداللہ صاحب خطیب ہری پور، مولانا عبدالواحد قمر صاحب خطیب ہری پور، مولانا قاری محمد بشیر صاحب خطیب ہری پور، مولانا قاضی گل رحمان صاحب خطیب ہری پور، مولانا حافظ فضل سبحان صاحب خطیب ہری پور، مولانا حافظ عبدالسلام صاحب خطیب ہری پور، مولانا حافظ محمد الیاس صاحب خطیب ہری پور۔ مولانا محمد تاج صاحب خطیب موضع میلم۔ مولانا قاری نورالحق صاحب خطیب ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور، مولانا محب الحق صاحب ٹی اینڈ ٹی کالونی مولانا محمد یعقوب صاحب خطیب کانگڑہ کالونی ہری پور، مولانا عبدالغفار صاحب خطیب کھلابٹ ٹاؤن شپ مولانا محمد عثمان صاحب خطیب کھلابٹ ٹاؤن شپ مولانا عبدالخالق صاحب کھلابٹ ٹاؤن شپ مولانا حکیم عبدالرشید انور صاحب ہری پور، مولانا محمد قاسم صاحب سکندر پوری، اور ان کے علاوہ انجمن تحفظ حقوق شہریان ہری پور کی طرف سے جناب حاجی محمد فرید صاحب اور جناب حاجی عبدالسلام صاحب، شبابِ ختم نبوت ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور کی طرف سے جناب حفیظ الرحمٰن صاحب چیف آرگنائزر، جناب سید امداد شاہ صاحب جناب محمد عارف تنولی صاحب، مجلس تحفظ ختم نبوت موضع درویش کی طرف سے جناب اورنگ زیب مغل صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت موضع سکندر پور کی طرف سے خادم الاحباب خان افسر سواتی اور شمع ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت آپ کے سینکڑوں جیالے نوجوان بھی شریک ہوئے اجلاس میں ہری پور شہر کے ممتاز تاجر جناب حاجی عبدالصبور صاحب ابن حاجی عبدالرؤف صاحب کو طلب کیا گیا۔ اور ان سے ان کے نام پر شیزان کی ایجنسی کی منسوخی کے بارے میں گفتگو کی گئی۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد جناب حاجی عبدالصبور صاحب اس بات پر رضامند ہو گئے کہ وہ بخوشی اپنے نام پر شیزان کی ایجنسی کو منسوخ کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے شیزان کی کسی قسم کی مصنوعات کی خرید و فروخت نہیں کریں گے۔ یہ بات انہوں نے تحریری طور پر لکھ کر علمائے کرام کے حوالے کی۔

جناب حاجی عبدالصبور صاحب کے اس دینی جذبے کو تمام علمائے کرام اور دیگر اہل اسلام نے انتہائی قابلِ تحسین قرار دیا اور ان کی دینی، دنیاوی، جانی، مالی ترقی کے لئے دعا کی کہ خدائے بزرگ و برتر اپنے پیارے حبیب تاجدارِ ختم نبوت کے صدقے میں ان کے کاروبار میں مزید ترقی عطا فرمائے اور اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ پاکستان کے دیگر تاجر صاحبان بھی حاجی عبدالصبور صاحب کے سچے دینی جذبے کی تقلید کرتے ہوئے شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں گے (انشاء اللہ)

مرزا طاہر کی کیسٹوں پر پابندی کا مطالبہ

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) کنوینر مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ ذوالفقار احمد راٹھور نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر مسلم اقلیت قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی کی لندن سے آنے والی کیسٹ تقاریر پر پابندی لگائی جائے اور ان تقاریر کو سننے والوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت کارروائی کی جائے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ جب سے مرزا طاہر فرار ہو کر برطانیہ گیا ہے وہ

قادیانیوں کو خوش رکھنے کی خاطر اپنی کیسٹ تقریروں میں متواتر پاکستانی علمائے کرام اور عدلیہ اور حکومت پاکستان کے خلاف انتہائی لچر زبان استعمال کر رہا ہے

مرزا طاہر پاکستان آیا تو قادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی جائے گی پروفیسر ساجد میر

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) مرزا طاہر احمد قادیانی نے اگر پاکستان میں قدم رکھا تو قادیانیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلائی جائے گی گزشتہ روز ان خیالات کا اظہار جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر نے اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ارکان سے ایک ملاقات میں کیا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے اسلام اور پاکستان کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا انہوں نے کہا کہ حکومتی عہدوں پر سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے انہوں نے کہا کہ اہلحدیث سٹوڈنٹس اسکولوں اور کالجوں میں مکمل طور پر قادیانیت کی تبلیغ کا محاسبہ کرے گی۔

مرزا طاہر احمد کی برطانوی شہریت کیلئے کوشش

ڈربیک سنگھ، پتہ چلا ہے کہ غیر مسلم اقلیت قادیانی جماعت ربوائی گروپ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمان کے مابین پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کرنے کا سمجھوتہ طے پانے کے بعد برطانیہ میں مستقل طور پر قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور برطانوی شہریت حاصل کرنے کے لئے تگ و دو شروع کر دی ہے۔

میرپور آزاد کشمیر میں عظیم الشان جلسہ ختم نبوت
ختم نبوت گجرات کے مبلغ مولانا محمد خلیل کا خطاب

میرپور (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ دنوں یہاں ایک جلسہ زیر صدارت حافظ مہر دین صدر مجلس تحفظ ختم نبوت بمقام کالونی کے میرپور آزاد کشمیر منعقد ہوا۔ جس میں اراکین انجمن فلاح و بہبود نوجوانان اہلسنت والجماعت اور کافی تعداد میں معززین حلقہ نے شرکت کی جلسہ مغرب کی نماز کے فوراً بعد شروع ہوا۔ اور رات ۹ بجے تک جاری رہا۔ جلسے سے مولانا محمد خلیل صاحب گجرات نے خطاب کیا۔ اور مرزائیت کے جھوٹا ہونے کے ثبوت مرزا غلام قادیانی کی خود نوشت کتابوں سے لوگوں کے سامنے پیش کئے۔ اور یہ ثابت کر کے دکھایا کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ اور اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ صحابہ کرام ختم کی بھی توہین کی ہے۔ یہ تمام جماعت جھوٹی ہے اور توہین رسالت کرنے والا واجب القتل اور دائرہ اسلام سے خارج ہے مولانا نے حکومت آزاد جموں و کشمیر سے اپیل کی۔ کہ پورے آزاد جموں و کشمیر میں مرزائیوں کا مکمل سروے کیا جائے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرح آزاد جموں و کشمیر میں بھی امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔ مرزائیوں کے نام مسلمان ووٹروں سے علیحدہ کر کے ان کی علیحدہ ووٹر لسٹیں مرتب و شائع کی جائیں۔

سرگودھا میں شبان ختم نبوت نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے مرتکب
ایک ملعون کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز چاند نی چوک سرگودھا میں ایک ناسق ملعون یوسف عرف ننگا نے اپنے گھر میں قرآن کریم کو نذر آتش کرنے کی مذموم حرکت کی ملزم کے اس کردہ عمل کی اطلاع پاتے ہی شبان ختم نبوت کے کارکن پہنچ گئے اور ملزم ننگا کو پکڑ کر لے گئے قرآن پاک کے چند اوراق آگ کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئے ملزم نے انکشاف کیا کہ وہ جھنگ قبرستان کے ایک پیر کا چھ سال سے مرید ہے جو اسے پیشاب پلاتا اور غلاظت کھلاتا ہے جبکہ شیطانی عمل نے اسے علم کا غلام بنا رکھا ہے ملزم نے کہا کہ اس کا پیر مردوں کے کفن کھینچ کر تعویذ گنڈا کرتا ہے اور سفلی علم کا ماہر ہے ملزم نے دعویٰ کیا کہ اس کا پیر اسپر مین سے زیادہ شیطانی قوت کا مالک ہے۔ دفتر ختم نبوت میں ہزاروں افراد جمع ہو گئے تاہم اسسٹنٹ کمشنر سرگودھا حافظ محمد یوسف نے ختم نبوت سے ملزم کو حراست میں لے کر تھانہ سٹی میں بند کر دیا اور نام نہاد عامل اور خود ساختہ پیر فقیر کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس کے دستے روانہ کر دیئے۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا حکم

لاہور، حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے اور انکی نگرانی کا حکم دے دیا ہے یہ حکم فیصل آباد میں قرآن پاک جلانے کے واقعہ کے بعد دیا گیا ہے اس سلسلہ میں تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور پولیس کے ضلعی سربراہوں اور دیگر ایجنسیوں کو ایک مراسلہ کے ذریعہ ہدایات دی ہیں کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور کسی بھی مسئلہ میں ملوث

قادیانیوں کے بارے میں حکومت کے نوٹس میں لایا جائے اور کسی قسم کی کوئی رعایت نہ برتی جائے اس کے علاوہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

بقیہ: قادیانی اشتعال انگیزی

سے عظمت والی کتاب ہے اس کے نسخوں کو نذر آتش کرکے یہودیوں کے ایماء پر مسلمانوں کی مذہبی غیرت کو للکارا ہے انہوں نے اعلان کیا کہ قرآن پاک ناموس رسالت اور نظام اسلام کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے قرآن پاک کی بے حرمتی کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کا انجام قریب ہے اور کوئی طاقت انہیں ذلت سے نہیں بچا سکتی مقررین نے مطالبہ کیا کہ ننکانہ صاحب میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر احتجاج کرنے والے ختم نبوت کے کارکنوں کو رہا کیا جائے علاوہ ازیں چڑہ انوالہ میں قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے پر مرزائیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے کیے گئے اور جلوس نکالے اور یہ بھی مطالبہ کیا کہ قادیانی ملزموں کو فوری گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے احتجاجی جلوس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام مقررین اور عوام نے کہا کہ حکومت عظمت قرآن کے لیے مسلمانوں کے جذبات کا احترام اور احساس کرتی ہے تو اسے چاہیئے کہ جلد مذکورہ کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

جلوس مرکزی جامع مسجد سے مولانا میر زاہد مولانا قاری محمد انیس اور مولانا ساجد کی قیادت میں نکالا گیا جو مختلف راستوں سے ہوتا ہوا شاہ جیونا چوک میں پہنچ کر پر امن طور پر ختم ہو گیا مقررین نے کہا کہ جو شخص کافر کی حمایت کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

فیصل آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے،

زیر اہتمام ایک مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور جماعت کے امیر مولانا محمد اشرف ہمدانی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملک میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں قرآن حکیم کی بے حرمتی کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

گوجرانوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے عہدے داروں کا اجلاس ضلعی امیر حکیم عبدالرحمٰن آزاد کی صدارت میں ہوا اجلاس میں چک نمبر ۶۵ چڑہ انوالہ ضلع فیصل آباد میں قادیانیوں کی طرف سے قرآن کریم کے

حیدرآباد میں قادیانی نے مسجد میں

آگ لگادی۔ ۱۵ قرآن پاک شہید

حیدرآباد۔ حیدرآباد کے صنعتی علاقہ میں واقع ایک ٹیکسٹائل مل سے متصل کالونی مسجد میں نامعلوم افراد نے ۱۵ قرآن پاک کو آگ لگا کر شہید کر دیا جس کی لپیٹ میں آکر مسجد کی چار دریاں بھی جل کر خاکستر ہو گئیں۔ علاوہ ازیں جمعیت علمائے اسلام حیدرآباد ڈویژن کے صدر قاری محمد یونس اور حافظ ملا محمد نے اس سانحہ پر اپنے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ٹیکسٹائل مل کے قادیانی ڈائریکٹر پر اس واقعہ میں ملوث ہونے کا الزام لگایا ہے

نسخے شہید کرنے کی مذمت کی گئی عالمی مجلس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس افسوسناک واقعہ میں ملوث ملزمان کو جلد گرفتار کیا جائے۔

علاوہ ازیں فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں ننکانہ صاحب کے ختم نبوت کے کارکنوں کے سلسلہ میں گرفتار کیے جانے والے تمام افراد کو تین مرحلوں میں ضمانت پر رہا کر دیا جائے یہ فیصلہ مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے

والے علماء کرام تاجرین شہر سیاسی رہنماؤں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی مقامی انتظامیہ سے مذاکرہ، ملاقات میں کیا گیا۔

قرآن پاک جلانے اور ننکانہ میں پولیس

تشدد کی مذمت

اٹک (نامہ نگار) قادیانیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں اور قرآن پاک کو جلانے کی مذموم حرکت کے رد عمل میں ننکانہ صاحب کے مسلمانوں کے احتجاج کو حکومت سختی سے کچل رہی ہے ۶۳ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے مزید گرفتاریوں کے لئے عوام کو ہراساں کرنے کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں یہ بات ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری اور صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری فخر الاسلام نبیل نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ انہوں نے مسلمانوں کے حق میں سخت گیر پالیسی پر حکومت پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ایک جانب اسلام کے دشمن قادیانیوں کو دین اسلام کی توہین کرنے کے کھلے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں اور دوسری جانب مسلمانوں کے جذبات کو طاقت اور بے دردی سے کچلا جا رہا ہے۔ جس کی کسی بھی صورت میں حمایت نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے تنبیہ کی کہ اگر گرفتار شدہ مسلمانوں کو رہا نہ کیا گیا۔ اور قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی نہ کی گئی تو قادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی جائیگی۔

باغ باغ ہوتا گیا

حسین احمد رشیدی مستونگ

بندہ نے رسالہ ختم نبوت پہلی بار مطالعہ کیا تو دل باغ باغ ہوتا گیا اور میں ایسا خوش ہوا جیسے بلبل باغیچہ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی محنت کو قبول و مقبول فرمائیں۔

ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
رُوح افزا
تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔ کوئی موقع ہو، کیسی ہی محفل ہو، ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش۔
فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے۔ بے مثال
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال۔
ہر محفل کا میزبان خصوصی
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
رُوح پاکستان۔ رُوح افزا
راحت جان۔ رُوح افزا
اساس اخلاق
خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے

نونہال ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

حضرت امام اعظمؒ کی اپنے بیٹے حضرت حمادؒ کو وصیت

حافظ جمیلہ خاتون — کراچی

اے میرے پیارے بیٹے اللہ تجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھے میں تجھے چند وصیتیں کرتا ہوں تم ان پر پابندی سے عمل کرنا۔ (۱) تقویٰ اختیار کرو۔

۲ جس چیز کے جاننے کی ضرورت ہو اس کے جاننے سے جاہل مت رہنا۔

۳ کسی مسلمان سے اندرونی سے دشمنی مت کرنا۔

۴ اللہ تعالیٰ نے جو تم کو مال دیا ہے اور دنیاوی امر جو عطا فرمایا ہے اس پر قناعت کر لینا۔

۵ جو کچھ مال وغیرہ تمہارے قبضہ میں ہو اس میں حسن تدبیر اختیار کرو۔

قرآن مجید

محمد اشرف شیشہ والا کروڑ

● یہ کتاب ہم نے آپؐ پر نازل کی ہے تاکہ آپؐ انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں لے آئیں اور اسے اس کے پروردگار کی اجازت سے غالب و تعریف کئے گئے خدا کے راستے پر گامزن کر دیں۔ (ابراہیم)

● اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتار دیتے تو آپ اسے اللہ کے خوف سے ڈرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوتا دیکھ لیتے۔ (الحشر ۲۱)

● اے بارالٰہی: قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار بنا دیجئے۔ (دعا نبوی)

● قرآن کی تعلیمات کو سمجھو، کیونکہ وہ علم کا سرچشمہ ہے اور دلوں کی بہار (حضرت عمر فاروقؓ)

● وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

عیدی کا مطالبہ

از فیض لدھیانوی

عید مبارک آئی ہے
بچے خوشیاں لائی ہے
امی ہم کو عیدی دو،

عید منانے والی ہے،
جیب ہماری خالی ہے
ابا ہم کو عیدی دو،

سارے روزے ختم ہوئے
جھگڑے پیسے ہضم ہوئے
آپا ہم کو عیدی دو

عیدی ہے یہ بھیک نہیں،
ٹال کے جانا ٹھیک نہیں،
بھیا ہم کو عیدی دو

امی کی ماں جائی ہو
صرف سویاں لائی ہو
خالہ ہم کو عیدی دو،
گھر میں گاڑی گھوڑا ہے،
جو کچھ بھی دو تھوڑا ہے،
ماموں ہم کو عیدی دو

آج نہیں پڑھنے کا غم،
آج بڑے نواب ہیں ہم،
نانی ہم کو عیدی دو،

عمدہ کپڑے پہنے ہیں
کپڑوں کے کیا کہنے ہیں
نانا ہم کو عیدی دو

کنجوسی کو جانتے ہیں
باتوں سے کب مانتے ہیں
دادی ہم کو عیدی دو

فیض کہاں انکاری ہے
دولت سب کو پیاری ہے
دادا ہم کو عیدی دو

(مرسلہ محمد احسان رانا پارس کریٹ لعل عیش)

اقوالِ زریں

محمد حنیف اعوان — کھاڑی ویانجوز

● جس شخص نے گناہ ترک کر دیئے وہ سب سے بڑا مجاہد ہے۔ (رسول اکرمؐ)

● اگر کوئی شخص تم سے ملاقات کو آئے تو اس کا احترام کرو۔ (رسول اکرمؐ)

● مانگنے اور سوال کرنے سے حتی الامکان بچو۔ (رسول اکرمؐ)

● کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا برکت کا سبب ہے۔ (حدیث شریف)

● مصیبت کی برداشت کے لئے صبر اور نماز کا سہارا پکڑو۔ (قرآن شریف)

● انسان کو اتنا ہی ملے گا جتنی اس نے کوشش کی ہے۔ (قرآن شریف)

● غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہے (حدیث شریف)

● دنیا کی زندگی صرف کھیل اور تماشا ہے۔ (قرآن شریف)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-165

تحفظ ختم نبوّت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے

منصوبے اور پروگرام

اپیل

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلّہ کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوّت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے یہ سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے اس مناسبت سے امسال عربی اردو اور انگریزی میں لٹریچر، اشتہارات اور ہینڈ بلوں کی اشاعت پر دس لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں۔ لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے جہاں چار سال سے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور ہمہ وقتی عملہ و مبلغ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہیں علاوہ ازیں دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں۔

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمات اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ) صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

منجانب

(نقیر) خان محمّد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون : ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی - فون : ۷۱۱۹۷۱